

نماز میں صف بندی کی اہمیت

عن انسؓ عن النبی ﷺ قال: أقموا صفوفكم، فاني أراكم من وراء ظهري. و كان أحدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه و قدمه بقدمه. (اخرجه الباری ۷۲۶ باب الزاق المنكب بالمنكب و القدم بالقدم فی الصف / کتاب الأذان ۷۲۵)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو برابر کر لو، میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔ اور ہم میں سے ہر شخص اپنا مونڈھا اپنے ساتھی کے مونڈھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملائے رہتا تھا۔

تشریح: نبی کریم ﷺ نے صف بندی کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز میں صفوں کی درستگی کا آپ کی زندگی میں بے پناہ اہتمام تھا حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صف بندی نماز کا ایک اہم حصہ اور جز ہے۔ صفوں کی درستگی کے بغیر نماز کے اتمام اور اس کے کامل صحت کی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صفوں کی درستگی کا تاکید حکم دیا ہے اور نماز شروع کرنے سے پہلے مصلیوں کی طرف متوجہ ہو کر صفوں کو درست فرماتے تھے اور اپنے دست مبارک سے مصلیوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر فرماتے تھے اور مصلی امامت سے بار بار صفوں کو درست کرنے کا اعلان فرماتے تھے۔ مذکورہ حدیث میں آپ نے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ لوگو! صفوں کو درست کر لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تم لوگ صفوں کو درست رکھو کیونکہ صف کی درستگی سے ہی نماز کی تکمیل ہوتی ہے، یعنی اگر صف درست نہیں ہے اس کے اندر ٹیڑھا پن ہے، یا صفوں کے بیچ جگہ خالی ہے۔ تو یہ صف کی عدم درستگی نماز کی صحت کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ بعض احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے صف کی عدم درستگی پر وعید کی ہے۔ حضرت ابو مسعود بدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نماز کے لئے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ صفوں کو برابر کرو آگے پیچھے نہ کھڑے ہو ورنہ تمہارے دل آگے پیچھے ہو جائیں گے۔ یعنی دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو سمجھدار عقل مند ہوں اور پھر جو ان سے قریب ہوں اور پھر وہ جو ان سے قریب ہوں عقل اور سمجھداری کے اعتبار سے۔ اسی طرح مسلم شریف کی ایک روایت ہے جس کے راوی حضرت جابر بن سمرہؓ ہیں اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح صف بندی کرو جس طرح فرشتے اللہ کے حضور صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول فرشتے اللہ کے حضور کیسے صف بندی کرتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ یتسمون الصفوف الاول و یتراصون فی الصف فرشتے پہلے اگلی صف پوری کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

آج ہمارے یہاں مساجد میں صف بندی کے حوالے سے بڑی لاپرواہی اور کاہلی پائی جاتی ہے اور اس طرح لوگ صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں جیسے صف بندی سے متعلق ان کے پاس علم نہیں یا صف بندی کی اہمیت سے غافل ہیں۔ بہر حال یہ دونوں چیزیں غلط ہیں کیونکہ مذکورہ تمام احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ نماز میں صف بندی واجب ہے صفوں کی عدم درستگی سے انسان گناہگار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دلوں میں دوری پیدا کر دیتے ہیں لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سنت نبوی پر عمل کریں اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو سب سے پہلے پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں تاکہ ہمارے صفوں میں نہ کوئی کچی ہو اور نہ ہی کوئی خلاء اور یہی ایک نمازی کی پہچان ہونی چاہیے کہ جب وہ نماز کے لئے آئے تو سب سے پہلے سنت نبوی کے مطابق صف درست کرے پھر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی نماز پوری کرے۔ ائمہ حضرات کو بھی چاہیے کہ اس تعلق سے لوگوں میں بیداری پیدا کریں اور صحیح نماز کے لئے ان چند احادیث کو جس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے باب تسویۃ الصفوف عند الاقامة وبعدها، باب اقبال الامام علی الناس عند تسویۃ الصفوف، باب الصف الاول، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، باب اثم من لم يتم الصفوف اور باب الزاق المنكب بالمنكب و القدم بالقدم فی الصف کے تحت ابواب میں ذکر فرمایا لوگوں تک ان کی تعلیمات و تشریحات پہنچائی جائے۔ تاکہ ہماری نمازیں درست ہو سکیں اور ہمیں پورا پورا اجر و ثواب مل سکے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہو سکیں اور اس کی وعید سے بچ سکیں۔ رب العالمین ہم تمام لوگوں کو اخلاص و اللہیت کے ساتھ عامل بالکتاب والسنة بنائے۔ آمین و صلی اللہ علی نبینا محمد

فساد و اصلاح کا ذمہ دار کون؟

مذہب اسلام جو دراصل کتاب و سنت پر مشتمل ہے، آفاقیت و جامعیت اور اکملیت کا حامل ہے۔ انسان آج کے دور میں خصوصاً اس عالمی اور آفاقی دور میں بھلے ہی جی رہا ہو، تنگنائی و تنگ دامنی اور محدودیت کا اتنا زیادہ شکار ہے کہ اُسے آپ کی پوری بات سمجھ میں آنی بے حد مشکل ہے۔ کل کا حال بھی یہی کچھ تھا، مگر دنیا میں اتنی وسعت نہیں تھی اور نہ وہ اتنے کھلے طور پر تھی۔ انسان آفاق کی وسعتوں میں گم ہو کر اور تفکر و تصویری دنیا آباد کر کے جہاں بانی و جہانگیر کی کا دعویٰ کرتا تھا اور آفاقی کہلانے کا روگ پال لیتا تھا۔ مگر مومن اور حقیقی انسان جس میں آفاق گم ہو اور جو اس کی اونچائیوں اور گہرائیوں میں اتر کر نہیں بلکہ اسے اپنے قلب و جگر میں اتار کر اپنے رب کی توفیق سے اس کے ساتھ بھی اسی وسعت و فراخ دلی کے ساتھ تعامل و برتاؤ کرتا ہو تو پھر انسان حقیقی مومن اور انسان کامل بن جاتا ہے۔ اور یہ شان بدرجہ اتم انبیاء کرام میں موجود ہوتی ہے اور پھر یہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی و صفات علیا پر جتنا زیادہ ایمان و یقین اور علم و بصیرت رکھتا ہے اس کو حاصل ہوتی ہے۔

اس کی ادنیٰ توجیہ و تعلیم یہ ہے کہ اللہ جل شانہ رب العالمین ہے، خالق کل شئی ہے اور ماسوی اللہ ہر چیز اس کی اپنی پیدا کی ہوئی ہے۔ اور وہی اس کا حقیقی مالک ہے یعنی هو المتصرف فی الاعیان کیف یشاء

یہ تصرف و اختیار اور اقتدار کسی کو نہ زیبا ہے اور نہ کوئی اس کے لائق اور نہ حامل ہی ہو سکتا ہے۔ وگرنہ ایسے میں دوزیا دیتیاں لازم آتی ہیں۔ ایک تو وہ مالک بن بیٹھا، پھر اس میں اپنا من مانی تصرف کرنے لگا، نتیجتاً نظام عالم کا درہم برہم ہونا لازم ٹھہرا۔ یہی بات لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتی، نہ اپنی ذات کے سلسلہ میں اور نہ غیروں کے ساتھ اور نہ دیگر اشیاء میں تصرفات و تفکرات کے سلسلہ میں۔ پھر یہ زیادتی اور تصرف عملی طور پر شروع ہو جائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے بلکہ برباد و بیکار اور باعث فساد و بگاڑ ہو جانا لابدی ہو جاتا ہے۔ ایک ادنیٰ مشین اور ایک الیکٹرانک سامان کا ادنیٰ بٹن جسے ایک انارٹی بلا علم دبا دے یا ہلا کر چھوڑ دے

اصغر علی امام مہدی سلفی

عبدالقدوس اطہر نقوی

نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

۲	درس حدیث
۳	اداریہ
۶	والدین قدرت کی عظیم نعمت
۸	خوشحال زندگی گزارنے کے چند اسباب
۱۰	ماہ شعبان کے فضائل و اعمال
۱۳	رمضان المبارک کے فضائل و احکام
۱۹	انیسواں کل ہند مسابقہ حفظ و تجوید تفسیر قرآن کریم
۲۰	فقہ جماعت علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن مدنی رحمہ اللہ
۲۴	اعلان داخلہ المعهد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ
۲۵	رپورٹ مجلس عالمہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
۳۰	مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز
۳۱	اشتہار اہل حدیث منزل
۳۲	محسنین اور مخلصین سے مؤدبانہ اپیل

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ ۱۵۰ روپے
نی شمارہ ۷ روپے
پاکستان ۵۰۰ روپے

بلا دعر بیہ و دیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۲۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

ایجنڈے بھی سامنے لاتی رہتی ہیں جنہیں وہ ایسے وقت میں نافذ کرتی ہیں کہ اس وقت انسان نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں کرنے پر مجبور یا اضطراب کا شکار ہو جائے گا۔ اگر ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے کہ انسان مجبور محض ہو کر ان کے ایجنڈوں اور منصوبوں اور سازشوں کا حصہ بن جائے یا ان کی تیار کردہ جہنم کے ایندھن کا کام کرے تو وہ ایسے حالات اور اوقات کری ایٹ کر دیتے ہیں کہ آپ لامحالہ ان کے اس پروگرام کا حصہ بن جائیں اور انتہائی بے کسی کے عالم میں ان کا آلہ کار بلکہ خود کار و فرماں بردار بن جاتے ہیں اور وہ اسی میں مگن بھی ہوتے ہیں لیکن یہ ایک بناوٹی اور دکھاوے والی خوشی ہوتی ہے اور مرتا کرتا ہی کیا ہے۔

اس کی علاقائی، ملکی اور عالمی سطح پر متعدد زندہ مثالیں ہیں جن کا ہر روز ہم سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بلکہ آج مختلف خطوں میں جو وقائع و حالات رونما ہو رہے ہیں ان میں اکثر اسی قبیل سے ہیں اور ان کے پیچھے اسی طرح کے عوامل و عناصر کارفرما ہیں۔

سچائی یہ ہے کہ معاصر دنیا خود غرضی کی اسیر ہو چکی اور اس خود غرضی نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا ہے۔ وہ کسی بھی معاملے میں سود و زیاں اور بناؤ بگاڑ کو اپنی ذات کے تناظر میں دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے۔ انسانی پہلو اس کی نگاہ سے اوجھل ہو گیا ہے۔ اسے اس بات کی فکر کم ہی ہوتی ہے کہ وہ کیوں کر امن و شانتی کے ساتھ خوشگوار ماحول میں ترقی کے منازل طے کرے بلکہ اس پر تو ہر قیمت پر سو پر پاور بننے کی سنگ سوار ہے اور وہ سمجھ بیٹھی ہے کہ دنیا اسکی مٹھی میں ہے اور وہ اس میں ہر طرح کے تصرف کی مجاز ہے۔ جس کے نتیجے میں دنیا میدان کارزار، بم و بارود کا اکھاڑ اور عام تباہی و بربادی کا نشان بنتی ہے تو بنے، اس کا کیا جاتا ہے۔ لیکن اسے کیا معلوم کہ جس آگ کو اس نے اپنے قول و عمل، خون آشام سیاست و تدبیر اور چالاک و ہوشیاری سے ایندھن فراہم کیا ہے اس کی زد اور لپیٹ میں ایک دن وہ خود بھی آنے والی ہے۔ ایسے میں دانائی اسی میں ہے کہ اسلام کے زریں اصول ”لا ضرر ولا ضرار“ پر عمل کیا جائے۔ خود بھی امن سے رہیں اور دوسروں کو بھی امن کے ساتھ رہنے دیں۔ جنگ کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ جنگ سے تباہی آتی ہے، افلاس و بھک مری آتی ہے، امن و سکون غارت ہو جاتا ہے، بچے یتیم ہوتے ہیں، عورتیں بیوہ ہوتی ہیں، نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں، فساد و بگاڑ کو پر لگ جاتا ہے اور ترقی کی ساری راہیں مسدود ہو جاتی

تو بھیا نک قسم کے حادثات جنم لیتے ہیں۔ تمام مصلحین، مستریان اور انجینئرز مل کر بھی اس آگ کو فرو نہیں کر پاتے کہ محلہ کا محلہ اور دیوہیکل فیکٹریاں راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں اور ناقابل تلافی جانی و مالی نقصان ہو جاتا ہے اور پورا شہر تاریکی میں ڈوب جاتا ہے، ہزاروں صلاحیتیں بیکار ہو جاتی ہیں اور ہزاروں سسٹم خراب ہو جاتے ہیں۔ تو بھلا بتاؤ جب ہر کہہ و مہ اور عالم و جاہل اپنے طور پر کام کرنے لگے اور من مانی کرتا پھرے تو نظام عالم اور ماحول و معاشرہ کا کیا ہوگا؟ اس لیے کہ ہر فرد و حکومت اپنی حیثیت کے مطابق فساد و اصلاح کا ذمہ دار ہے۔

آج کا المیہ یہ ہے کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کارونا ہو کوئی رورہا ہے مگر ”بما کسبت ایدی الناس“، بشکل دست درازی، ایزد رسانی، من مانا تصرف، ظلم و جور، استحصال تکنیکی خرابی ہے اس کی طرف کم ہی لوگوں کا ذہن جاتا ہے۔ اور اس کا عملی تدارک تو اس مادی دور میں عنقا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اکثریت اس کی سدھار و اصلاح کی وہی راہ روز افزوں اور بڑی جدوجہد سے اپنا رہی ہے، جو اسے اور ہلاکتوں کی طرف دھکیلتی چلی جا رہی ہے۔ اور اصلاح و تعمیر کا ہر ہاتھ بگاڑ اور تخریب کا سبب بنتا چلا جا رہا ہے۔ آپ غور کریں کہ انسان جب ظلم، طاقت اور زور کی بنیاد پر کوئی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور ان ظلمات (الظلم ظلمات) میں پڑ کر ناکام ہوتا ہے تو وہ اور زیادہ طاقتور اور سپر پاور بن کر اور تیاری کے ساتھ اسی ظلم کو پوری قوت سے دہراتا ہے۔ بھلا بتاؤ کہ اس کا پہلا قدم ہی فساد و بگاڑ کے لیے کافی تھا، اب سدھرنے، جائز اور فطری طریقوں سے اسے حاصل کرنے اور اس پہلی غلطی پر احساس ندامت سے سر جھکا کر ویسا دوبارہ نہ کرنے کا عزم کرنے کے بجائے وہ مزید فساد ہی ہاتھ اور ابلیمسی دماغ مزید اناڑی پن اور جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بھلا بتاؤ کون ہے جو اس طرح کی اصلاح و فلاح کی راہ پر چل کر کامیاب ہوا ہے!

لیکن آج دنیا کی اکثر گاڑی اسی راستے پر چل رہی ہے۔ فساد پر فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اصلاح و سدھار اور تعمیر و ترقی کی ہر کوشش دوسرے بڑے بگاڑ اور خرابی کا سبب بن رہی ہے۔ اور کہنے والے کو کہنا پڑتا ہے کہ

بنے کیوں کر کہ ہے ہر بات الٹی

دنیا کی بڑی طاقتوں کے اپنے سوچے سمجھے منصوبے ہیں۔ جن کو وہ پری پلاننگ اور لونگ ٹائم پلاننگ کے ساتھ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً وہ مختلف

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام امیر/ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دواستادہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر/ناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات و کاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معابد و مدارس و جامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کر سکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے اصل درخواست بنام امیر/ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔
(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر/ناظم کا، امیر/ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ و استاذہ مذکور ہو۔
(ج) جمعیت کے شعبہ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن پندرہ روزہ ”جریدہ ترجمان“ (اردو)، ماہنامہ ”اصلاح سماج“ (ہندی)، نیز ماہنامہ ”دی سیمپل ٹروٹھ“ (انگریزی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایا جات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی و ضلعی جمعیت و معروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔ کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف و اضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کر لیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان، اصلاح سماج و دی سیمپل ٹروٹھ کے بقایا جات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب کبھی کسی کے سر میں سو پر پاؤر بننے کا سودا سما یا اور اس نے فرعون و ہامان اور نمرود کی شکل میں اپنے ابناء نوع ہمسایوں کو مٹانے اور غلام بنانے کی کوشش کی تو وہ بھی نشان عبرت بن گیا۔ قانون فطرت کو چیلنج کرنا دانش مندی اور صلاح و فلاح کی راہ نہیں ہے، بلکہ فساد یوں اور تخریب کاروں کا وسیلہ ہے۔

اس کے برعکس اگر انسان اپنی مہمانی اور خود غرضی چھوڑ دے اور اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ دوسروں کی خوشی اور نفع و نقصان کو بھی ادنیٰ طور پر بھی خاطر میں لانے لگے تو دنیا کے یہ اکثر جھمیلے ٹکراؤ، عداوتیں اور فتنہ و فساد ختم یا کم از کم کم سے کمتر ضرور ہو جائیں اور جنگ و جدال، بارود و بم اور ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا کو بہر طور جینے اور آخرت کو سنوارنے کے لیے تیری میری کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہر کام اور ہر معاملے میں رب کی رضا بہر صورت مطلوب ہے۔ جو کہ قرین مصلحت بھی ہے اور لائق ترجیح و ایثار بھی۔ کام خواہ کوئی بھی ہو وہ اپنے کنبہ و قبیلہ اور خویش و اقارب کے موافق ہو یا مخالف یا لوگوں کے مناسب حال ہو یا ان کی مرضی کے خلاف ہر حال میں رب کی رضا کو تقدم و ترجیح حاصل ہے۔ اگر بندے نے اپنے عمل اور ایکشن کو اسی جذبے سے انجام دے لیا تو سعادت دارین کا حصول سہل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

یہ کام ہر سطح پر ہونا چاہیے، فرد و جماعت، کنبہ و قبیلہ، ملک و ملت اور بین الاقوامی سطح پر۔ صرف بڑی طاقتوں اور حکومتوں کے سر ڈال کر ہم خود اپنے طور پر ایسا ماحول نہ بنائیں اور شرب الیہود کرتے رہیں۔ اگر ہوی پرستی خود غرضی ہر فرد کا شیوہ بنا ہوا ہو تو پھر اصلاح، امن، محبت اور خوشحالی و ترقی ”اس خیال است و محال است و جنوں“ کے مصداق ہے۔ بس ضروری ٹھہرا کہ انسان ایک ایسی طاقت و ذات پر ایمان لائے جو تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع ہو اور سب کچھ اسی کی خوشنودی کے لئے ہو اور اسی پر بھروسہ ہو، اسی کی طرف لوٹ کر جانے کا یقین ہو اور ایک ایک ذرہ کے بارے میں جواب دہ ہونے کی فکر ہو۔ و ما علینا الا البلاغ

☆☆☆

والدین قدرت کی عظیم نعمت

اس ضمن میں چند آیات کریمہ پر غور فرمائیں وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا (اسراء: 23-24) "اور آپ کے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ لوگو! تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں آف نہ کہو اور انہیں ڈانٹو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی اور ادب و احترام کے ساتھ بات کرو اور جذبہ رحمت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع اور انکساری اختیار کرو اور دعا کرو کہ اے میرے رب! جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش و پرداخت کی تھی تو ان پر رحم فرمادے۔"

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (بقرہ: 83) "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریگا"

أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَهِيَ الْمَصِيرُ (لقمان: 14) "ہم نے اسے حکم دیا کہ تو میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کر، سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے"

قُلْ تَعَالَوْا أَنلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (انعام: 151) "آپ کہیے! آؤ میں پڑھ کر سناؤں وہ چیزیں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دی ہیں، وہ یہ ہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

اور مذکورہ آیت کریمہ کی وضاحت اس فرمان نبوی سے ہوتی ہے أَلَّا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ الشِّرْكَ الْكَبِيرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ... (متفق علیہ) کیا میں تجھے کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ ہر ایسا صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔"

والدین اگر مشرک بھی ہوں تو ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے بشرطیکہ شرک کے ساتھ کوئی سمجھوتا، کپیرا نہیں کریں "وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا (لقمان: 15)" اور اگر وہ دونوں تجھے اس پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک کسی

اللہ کی عظیم مہربانی اور احسان کے بعد انسان جس کے سہارے پلتا، بڑھتا اور پروان چڑھتا ہے وہ والدین ہی ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے وجود کا ظاہری سبب ہیں، اس سے بڑھ کر مخلص اور بے لوث محبت کرنے والی کوئی ذات نہیں اور اس کے بغیر انسانی معاشرے کی تشکیل اور تعمیر ممکن ہی نہیں۔ یہ رشتے کی بنیاد ہیں، یہ بے لوث و بے غرض ایثار کا کامل نمونہ ہیں، اخلاص و محبت کے پیکر ہیں، اولاد کی خواہش و خوشی پر اپنی راحت و خوشی قربان کر دینے والی عظیم ذات ہیں۔

ماں وہ ہستی ہے جس کی مامتا کے سمندر کی گہرائی کو ناپا جا سکتا ہے اور نہ اس کی بلندی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ جو اپنے بطن نازک میں کھلنے والی کلی کو ایک دو ماہ نہیں بلکہ مسلسل نو (9) ماہ تک تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اس اثناء میں ماں کو کسی کیسی تکلیفیں ہوتی ہیں، اسے کن ناقابل رحم حالات سے گزرنی پڑتی ہے، کوئی دوسرا کیا جانے۔ اور جب بچہ کی پیدائش کا وقت آتا ہے تو وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خود موت کے آغوش میں سو جاتی ہے۔

ماں! جس کی آنکھوں میں ممتا، لبوں پر تبسم، قلب و جگر میں محبت و شفقت ہوتی ہے اور جس کا آچل الفت و رحمت سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ خود بھوکے رہ کر اپنے بچوں کو کھلاتی ہے، راتوں کو خود جاگتی اور بچوں کو سلاتی ہے، ٹھنڈے اور گندے بستر پر خود سوتی لیکن بچے کو گرم اور صاف ستھرے بستر پر سلاتی ہے، بچے کی ذرا بھی پریشانی پر وہ مضطرب و پریشان ہو جاتی ہے۔ جس کے دامن میں محبت کی ہوا چلتی ہے اور جس کے گلشن میں مودت کی کلی کھلتی ہے۔

اور یہ باپ! جو ایک مقدس محافظ ہے جو ساری زندگی خاندان کی نگرانی کرتا ہے، جو اپنی عمر بھر کی خوشیوں اور خواہشات کو اپنے بچوں کی خوشیوں اور خواہشات کی تکمیل پر قربان کر کے جیتتا ہے، جو اپنی زندگی کے تجربات و تجربے بڑے سلیقے سے اولاد کے سامنے پیش کرتا ہے، یہ ایسی کتاب ہے جس پر تجربات تحریر ہوتے ہیں، وہ بچے کو معاشرے میں زندہ رہنے کے قابل بنانے اور اسے زمانے کے ہر سرد و گرم سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بلاشبہ والدین قدرت کی عظیم نعمت ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت و اطاعت اور شکرگزاری کا حکم دیا ہے، اس کے فوراً بعد "بروالدین" (والدین کے ساتھ حسن سلوک) کا حکم دیا ہے اور اس سلسلے میں بے نظیر احکام عطا فرمائے ہیں، اور جہاں شرک سے منع کیا ہے اس کے بعد ہی "عقوق الوالدین" (والدین کی نافرمانی) سے منع کیا ہے، نیز والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیمات صرف امت مسلمہ ہی کو نہیں دی گئی بلکہ ہر نبی کی امت کو والدین سے حسن سلوک، ان کے ادب و احترام اور ادائیگی حقوق کی تلقین کی گئی ہے۔

کریں گے۔ اللہ سے ان کی مغفرت، رحمت و بخشش کی دعائیں مانگیں گے، ان کے عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک کریں گے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام سے پیش آئیں گے، جس کا ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے عن ابی اسید مالک بن ربیعۃ الساعدی قال: بیننا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء ہ رجل من بنی سلمۃ، فقال: یا رسول اللہ، هل بقی من بر أبوی شئی أبرهما بہ بعد موتہما؟ قال: نعم، الصلاة علیہما، والاستغفار لہما، و انفاذ عہدہما من بعدہما، و صلۃ الرحم التی لا توصل الا بہما، و اکرام صدیقہما (ابوداؤد: 5142)

یاد رکھیں! آپ جیسا سلوک اپنے والدین کے ساتھ کریں گے، آپ کی اولاد بھی اسی طرح کا سلوک آپ کے ساتھ کرے گی اور یہ بھی ایک سچی حقیقت ہے کہ نافرمان اولاد کو دنیا و آخرت میں عزت نہیں ملتی۔

ماں باپ اس جہاں میں سب سے بڑی ہے دولت
سچ پوچھیے تو یہ ہیں دونوں جہاں کی رحمت

☆☆☆

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان

اعلان ملکیت و دیگر تفصیلات

بابت فارم نمبر ۴، رول نمبر ۱

۱	نام پرچہ :	جریدہ ترجمان
۲	وقفہ اشاعت :	پندرہ روزہ
۳	مقام اشاعت :	اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶
۴	طالع و ناشر :	محمد عرفان شاکر
۵	قومیت :	ہندوستانی
۶	مکمل پتہ :	اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶
۷	ایڈیٹر :	عبدالقدوس اطہر نقوی
۸	قومیت :	ہندوستانی
۹	مکمل پتہ :	اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶
۱۰	ملکیت :	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶

میں محمد عرفان شاکر، پرنٹنگ پبلیشر تصدیق کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا امور میرے علم و یقین کے مطابق صحیح و درست ہیں۔

دستخط

محمد عرفان شاکر

ایسے کو بنائے جس کے معبود ہونے کا تجھے علم نہیں، تو ان کی بات نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا رہے اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے جب اپنی ماں سے متعلق پوچھا کہ وہ مجھ سے کچھ مانگ رہی ہیں تو کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم صلی امک ہاں اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کریں" (متفق علیہ)۔

اسی طرح والدین کی نافرمانی کی مذمت کرتے ہوئے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں سنائی ہیں، فرمایا "رغم انفہ" اس کی ناک خاک میں مل گئی (یعنی وہ تباہ و برباد ہو گیا) من ادرك أبو یہ عند الکبر أحدہما أو کلیہما فلم یدخل الجنة جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھا پے کی حالت میں پایا (اور پھر ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔ (مسلم: 2551)

افسوس! والدین اپنے بچوں کو لاڈ و پیار سے پال پوس کر انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیتے ہیں، لیکن وہ سب ل کر ان دو کی خدمت نہیں کرتے، بوجھ تصور کرتے ہیں کیا میرے بال بچے نہیں؟ کیا مجھے اور کام نہیں؟ ایسے نافرمان اولاد کو یاد رکھنا چاہیے کل الذنوب یؤخر اللہ منها ماشاء الی یوم القیامۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیاة قبل الممات (حاکم: 7345 و ابوداؤد: 4902) "اللہ ہر گناہ کی سزا قیامت پر ٹال سکتا ہے لیکن والدین کی نافرمانی (ایسا گناہ ہے) کہ اس کی سزا نافرمان کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں دے گا۔"

آج بوڑھے والدین کے تعلق سے ایسی خبریں ملتی ہیں کہ اولاد نے بڑھا پے میں ماں باپ کو گھروں سے نکال دیا، بے سہارا چھوڑ دیا، ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا، چند روپیوں یا جائیداد کی خاطر قتل کر دیا اور اولڈ ہاؤسز میں داخل کر دیا۔ آج کے نوجوان والدین کو بات بات پر ڈانٹتے، جھڑکتے اور بلند آواز سے بات کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے، جب کہ والدین اپنے بچوں کو پیدائش سے لے کر اس کی تعلیم و تربیت اور معاشرے میں نام روشن کرنے کے قابل بنانے تک اپنا خون جگر جلا دیتے ہیں۔ اس کی ہر ہر قدم پر رہنمائی کرتے ہیں۔ اس کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیتے ہیں۔ ان کی نیک دعائیں کامیابی کا زینہ ہیں، جس کی بدولت ہم ایک کامیاب انسان بن کر ملک و قوم کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

مذہب اسلام نے ہر رشتے کے حقوق و ضاحت کے ساتھ بیان کر دیے ہیں، جن میں سرفہرست والدین کے حقوق اور ان کی نکریم ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کا احترام، پڑوسیوں کے حقوق، معاشرے کے ستائے ہوئے افراد بھی ہیں جو ہماری بھرپور توجہ اور احترام کے مستحق ہیں۔

آئیے! ہم عہد کریں کہ اپنے بوڑھے والدین کی عزت و خدمت کریں گے، ان کی دل جوئی، فرمانبرداری کریں گے، اپنی کسی حرکت سے ان کے دل دکھانے اور جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور ان کی وفات کے بعد بھی صدقہ

خوشحال زندگی گزارنے کے چند اسباب

مولانا محمد محبت اللہ بن محمد سیف الدین محمدی، ندوی

صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے بھلائی ہوتی ہے۔“
مذکورہ حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مصائب و آلام بندہ مؤمن کے لئے خاص طور سے خیر کا باعث ہوا کرتے ہیں، پس جو اللہ رب العالمین کے قضاء و قدر سے راضی و خوش رہا، اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور جس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا اور جزع فزع کیا وہ خائب و خاسر ہوگا اور محرومی و مایوسی کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہ ہوگی۔

عن أبي هريرة وأبي سعيد أنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياها (متفق عليه)

سیدنا ابو ہریرہ و سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن کو جو بھی دکھ، گھٹن، حزن، ملال اور تکلیف و غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر کائنات ہی لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ضرور اس کی خطائیں معاف فرماتا ہے۔“

الافصاح عن معانی الصحاح میں اس حدیث کی تشریح یوں ہے۔ فی هذا الحديث من الفقه اعلام النبي صلى الله عليه وسلم أمته أن نصبها و وصبها و سقمها و حزنها و همها يكفر الله به من خطاياها، و ذلك لأنه لما كانت الدنيا عند الله ليست رضا منه لعباده المؤمنين مقرا دائما، و كانت حكمته أن يخرجهم عن هذا المقر الأدنى الى مقر اعلى، فأحل بهم سبحانه من المزعجات ما ينفرهم عنه و يزعجهم منه و كان من لطفه بهم أن لا يعرض لهم الألم الا بثواب و ثمن هو تكفير السيئات عنهم فجمع لهم بين تكفير الخطايا و الازعاج عن هذا المقر الأدنى و الارتياح للخروج منه.

بحوالہ: الافصاح عن معانی الصحاح الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۱۲ بتحقیق محمد علی سلوم.

یعنی، اس حدیث میں اس بات کی خبر دی گئی ہے امت محمدیہ کو کہ انہیں جو بھی پریشانی دکھ، وجع، الم، غم و حزن لاحق ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بندے کے گنا

مصیبت و پریشانی، دکھ و الم، غم و قلق، انسان کی زندگی کا حصہ ہے، اور بالخصوص مؤمن کی آزمائش و ابتلا کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

الْم أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ [سورة العنكبوت: 1-4]

”الم! کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں۔ اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔ کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ یہ لوگ کبھی بری تجویزیں کر رہے ہیں۔“

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْتُمُ الْبِأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَ زُلْزَلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (سورة البقرة: 214)

”کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔“

بندہ مؤمن کے لئے مصائب و بلیات کا نزول ہونا خیر کا باعث ہوا کرتا ہے، ارشاد نبوی ہے: عجبا لأمر المؤمن، ان امره كله خير وليس ذلك لأحد الا للمؤمن، ان اصابته سراء فشكر فكان خيرا له وان اصابته سراء صبر فكان خيرا له (رواه مسلم)

ترجمہ ”مؤمن کا معاملہ عجیب ہے، اس کا ہر معاملہ اس کے لئے بھلائی کا ہے، اور یہ بات مؤمن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں اسے خوشحالی ملے تو شکرگزاری کرتا ہے، اور یہ اس کے لئے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے مصیبت لاحق ہوتی

ترجمہ: ”جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انھیں ضرور ضرور دیں گے۔“

وقال شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله الايمان بالله ورسوله هو جماع السعادة وأصلها (مجموع فتاوى شيخ الاسلام ۲۰/۱۹۳)

ابن تيمية رحمه الله نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے یعنی مومن کامل بننا ہی اصل سعادت اور خوش بختی ہے، یعنی سعادت اسے ہی حاصل ہو سکتی ہے جو مومن ہو۔

قال ابن كثير: الحياة الطيبة تشمل وجوه الراحة من أى جهة كانت (تفسير ابن كثير ۲/۹۰۸)

اسی طرح ابن کثیر رحمہ اللہ (فلنحیئنه حياة طيبة) کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ خوشگوار زندگی یعنی اس میں ہر قسم کی راحت و آسائش شامل ہیں۔

وقال ابن القيم الجوزية: التوحيد يفتح للعباد باب الخير والسرور واللذة والفرح والابتهاج (زاد المعاد ۴/۲۰۲)

اسی طرح ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر انسان کا عقیدہ پکا ہو تو حید مضبوط ہو تو اس کے لئے ہر طرح کی خیر سعادت کامیابی لذت و بہجت فرح و سرور اور شادمانی کا دروازہ واہو جائے گا، اور وہ ہر اعتبار سے خوش و خرم زندگی گزارے گا۔

خلاصہ تحریر یہ کہ ہر انسان کی پہلی اور آخری کوشش یہ ہوتی ہے اس کی زندگی میں خوشحالی ہو، پریشانی، و بے اطمینانی کسی زندگی کا حصہ نہ بنے۔

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی نازہ پیشکش

نکاح نامہ رجسٹر

- ☆ کتاب و سنت کی روشنی میں تیار شدہ
- ☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔
- ☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام و مسائل سے آراستہ
- ☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت
- ☆ ہر مسجد و مدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق: 150 قیمت: Net/-Rs.200

ہوں کو معاف کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک چونکہ دنیا مومنوں کے لئے دائمی خوشی والی جگہ نہیں ہے، لہذا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی حکمت سے مومنوں کو اس حقیر و کمتر جگہ سے (دنیا سے) نکال کر جنت میں بلند مقام دینا چاہتا ہے، اس لئے مومنوں پر پریشانیاں، تکالیف آتی ہیں امراض و اسقام اور منون الدھر سے دوچار ہوتا ہے، تاکہ وہ دنیا سے نفرت کریں، اور ابدی سکون جنت کو سمجھے، یعنی مصیبت مومنوں کے لئے ثواب و ثمن کا باعث ہے، اور جنت میں داخلے اور وہاں کی آسائش کی فراہمی کا سبب ہے۔

محترم قارئین! آج دنیا پریشانی ہے، افراد پریشان ہیں، مجتمع سرا سیماس، وہ چین و سکون اطمینان و خوشحال زندگی گزارنا چاہتے ہیں، بڑا ساحل ہے پھر بھی سکون نہیں، مال و دولت جاہ و حشم، خویش و اقارب کی کمی نہیں، بنگلے ہیں محلات ہیں گاڑیاں ہیں، خاندان ہیں کھیت کھلیان، باغ و کاروبار، کمپنیاں اچھی سروس و روزگار ہیں، پھر بھی ان کی زندگی میں خوشحالی نہیں، نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں، ہمیشہ پریشان، بے چین رہتا ہے، دنیا کے مصنوعی و مادی طبعیوں نے علاج بنا رکھا ہے کہ مال و دولت کی فراوانی سبب ہے خوشحالی کا، اور فقر و فاقہ کا خاتمہ ہی اس زہر کا تریاق ہے، ارض واقع میں اگر ان کے اس فلسفہ کو دیکھا جائے تو ان کی یہ تشخیص کردہ علاج بالکل ہی ناکام ہے، ہمارے خیال میں خوشحال زندگی گزارنے کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا کے ہر مسئلے میں آپ نہ رکھیں، دنیا میں بہت سارے مسائل ایسے بھی ہوتے جن سے ایسے گزر جانا ہے کہ گویا وہ واقع ہی نہیں ہوا، ہر مسئلے پر، ہر اعتراض و تنقید پر اگر آپ رکتے ہیں تو صرف مسئلے ہی مسئلے ہوں گے، حاسدین و حاقدین جلتے، کڑھتے رہیں، آپ اسے خیال میں نہ لایئے پریشان نہ ہوں، آپ اپنے مشن میں لگے رہئے۔

اسی طرح لاشئ الا البطن والمعدة یعنی ہمیشہ پیٹ پیٹ۔

حرص و ہوس ”اور چاہیے، اور چاہیے“ کی بھوک کو ختم کیجئے، قناعت پسندی اور کفایت شعاری کو اپنائیئے، خوددار بنئے، خودی کا سودا نہ کیجئے، بے نفسی و بے ضمیری کا شکار نہ ہوئیئے، وغیرہ وغیرہ۔

بہر کیف ہر کس و ناکس خوشحالی، و طیب خاطر کی جستجو میں ہے، چاہے مومن ہو یا کافر لیکن یہ ایک بنیادی نقطہ ہمیشہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ حقیقی سکون تو مومنوں ہی کو حاصل ہو سکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ (الانعام-82) ”جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔“

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة النحل: ۹۷)

ماہ شعبان کے فضائل و اعمال

غفلت کر جاتے ہیں، حالانکہ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں رب العالمین کے ہاں انسانوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے رہوں۔ (سنن نسائی: ۲۳۵ یہ حدیث حسن ہے)

رجب اور رمضان المبارک دونوں مہینوں کا تقدس مسلم تھا۔ رجب کا اس لئے کہ یہ حرمت والے مہینوں میں شامل ہے اور رمضان المبارک کے روزوں کی وجہ سے لوگ ان دونوں مہینوں میں نیکی کے کام خوب کرتے تھے۔ شعبان کو خالی مہینہ خیال کیا جاتا تھا۔ حالانکہ اس کی اپنی فضیلت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی، نیز اس ماہ میں بنی آدم کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ اعمال تو ہر روز صبح اور عصر کے وقت بھی پیش ہوتے ہیں اور ہر ہفتے میں سوموار اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ گویا شعبان میں یہ سالانہ پیشی ہے اور اجمالی طور پر سارے سال کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان پیشیوں کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام اعمال سے ذاتی طور پر بخوبی واقف ہے۔

نیز ماہ شعبان میں نفل روزوں کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے رمضان المبارک کا استقبال کیا جاتا ہے اور روزہ دار رمضان کے آنے سے قبل ہی روزہ کی کیفیت سے سرشار رہتے ہیں۔ کچھ حضرات اس نیت سے بھی شعبان میں کثرت سے روزہ رکھنا افضل سمجھتے ہیں کہ ہر ایام بیض اور قضا کے جو روزے رہ گئے ہیں وہ شعبان کے نفل روزوں سے پورے کر لئے جائیں۔

سرر شعبان کا روزہ: سرر کا لفظ مہینے کے آخری ایام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ استمرار سے ہے۔ مہینے کے آخری دنوں میں چونکہ چاند چھپ جاتا ہے، اس لئے مہینے کے آخری دنوں کو سرر سے تعبیر کر لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ سرر کا معنی نصف مہینہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہر دونوں معنی کا احتمال ہے۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے پوچھا: اهل صمت من سرر هذا الشهر شیئاً؟ قال لا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يومين مكانه کیا تو نے اس مہینے کے دوران (یا آخر) میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو تو اس کی جگہ دو روزے رکھو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں کثرت سے نفل روزے رکھتے تھے۔ اس پورے مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عبادت کا خاص طور پر اہتمام کیا وہ روزہ ہے۔ اور اس کا اہتمام بھی مہینہ کے اکثر دنوں میں کیا، کسی ایک دن کے ساتھ اس کو خاص نہیں کیا اور نہ ہی اس مہینے کے کسی ایک دن کے روزے کی کوئی فضیلت بیان کی۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول: لا يفطر ويفطر حتى نقول: لا يصوم فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر الا رمضان وما رأيت اكثر صياما منه في شعبان.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کا نفل روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزہ رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔ (صحیح بخاری ۱۹۶۹ صحیح مسلم ۱۱۵۶)

اور ایک روایت میں ہے: لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا اكثر من شعبان فانه كان يصوم شعبان كله، وكان يقول خذوا من العمل ما تطيقون نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے پورے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ (صحیح بخاری ۱۹۷۰)

اگرچہ اور مہینوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزے رکھا کرتے تھے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے کیوں کہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں سنن نسائی میں ہے۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ مہینہ ہے کہ رجب اور رمضان المبارک کے درمیان کی وجہ سے لوگ اس سے

رات ہونا ثابت نہیں ہوتا ہے، اس کے لئے الگ سے نص کی ضرورت ہے جو موجود نہیں۔ علاوہ ازیں شیخ البانی کے علاوہ دوسرے محققین کے نزدیک یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ (ترجمان ۲۰۱۴)

شب براءت کی نسبت سے جو کمزور اور من گھڑت حدیثیں عام طور پر بیان کی جاتی ہیں ان میں چند ایک یہ ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت بھی پیش کی جاتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو ان کی تلاش میں باہر نکل پڑی، اور آپ کو بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: تم نے کیا سوچا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر کوئی زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سوچا آپ شاید اپنی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور اپنے اتنے بندوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں جتنے کہ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں (مسند احمد ۶/۲۳۸، ترمذی ۷۳۹، ابن ماجہ ۱۳۸۹) یہ یزید بن ہارون کی حدیث الحجاج بن ارطاة عن یحییٰ بن کثیر عن عروۃ عن عائشہ سے ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر کا عروہ سے اور الحجاج بن ارطاة کا یحییٰ بن کثیر سے سماع ثابت نہیں۔ اور امام ترمذی نے امام بخاری کے بارے میں ذکر کیا کہ انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

مدینہ منورہ کے علماء سلف اور دوسرے علماء نے اس کی فضیلت کا انکار کیا ہے۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے بالخصوص اس رات کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو آخری پہر میں آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور مغفرت چاہنے والوں کو معاف کرتے ہیں اور سوال کرنے والے کو عطا کرتے ہیں۔

واقعہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیع میں جانے اور اہل بقیع کے لئے دعا کرنے کے متعلق ہے وہ صحیح ہے اور صحیح مسلم میں تفصیلاً موجود ہے۔ لیکن اس میں شعبان کی پندرہویں رات کا کوئی ذکر نہیں۔ (صحیح مسلم ۹۷)

شب براءت کے متعلق دوسری حدیث عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا كانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلہا وصوموا نهارها فان اللہ ينزل فیہا لغروب الشمس الی سماء الدنيا، فيقول ألا من مستغفر لی فأغفر له، الا مسترزق فأرزقه ألا مبتلی فأعافیہ، الا کذا وکذا حتی یطلع الفجر۔

مذکورہ احادیث صحیح سے معلوم ہوا کہ ماہ شعبان میں نفلی روزے کثرت سے رکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے سے منع فرمایا: اذا انتصف شعبان فلا تصوموا جب شعبان آدھا گزر جائے تو روزہ نہ رکھو۔ (سنن ابی داؤد ۲۳۳ صحیح ہے)

نصف شعبان کے بعد روزوں کی کراہیت ایسے لوگوں کے لئے ہے جو ان دنوں کے روزوں کے عادی نہ ہوں۔ اگر عادت ہو تو رکھ لینے میں حرج نہیں۔ نیز نبی سے مقصد یہ ہے کہ رمضان میں کمزوری کا احساس نہ ہو۔ یہ ممانعت تنزیہی طور پر ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ تو انائی بحال رہے تاکہ رمضان کے روزے رکھنے میں کوئی وقت اور دشواری پیش نہ آئے۔

شب براءت: یعنی شعبان کی پندرہویں رات:

ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو مسلمانوں میں سے کچھ لوگ تہوار مناتے ہیں، اور اس دن روزہ رکھتے ہیں اور پندرہویں رات کو عبادت و نوافل میں گزارتے ہیں۔ مردوزن مل کر قبر کی زیارت کرتے، گھر میں مخصوص کھانوں کا اہتمام کرتے ہیں، مساجد اور قبرستان میں چراغاں کرتے ہیں، فقراء و مساکین میں سبیل لگاتے ہیں، بہت سی مساجد میں صلوٰۃ التسخیر پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، محفلیں قائم کی جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ شعبان کی پندرہویں رات کی بابت متعدد روایات آئی ہیں، جن میں اس رات کی بعض فضیلتوں کا ذکر ہے۔ لیکن یہ سب روایات ایک دور روایات کے علاوہ سب ضعیف منکر اور موضوع ہیں۔ لیکن چونکہ یہ کثرت طرق سے مروی ہیں اس لئے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس رات کی کچھ نہ کچھ اصل ہے اس کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، جبکہ دوسرے علماء کی رائے میں ضعیف روایات قابل عمل نہیں چاہے تعداد میں کتنی ہی ہوں۔

بعض علماء کرام نے کثرت طرق کی بنا پر اس ایک روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

یطلع اللہ تبارک و تعالیٰ الی خلقہ لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او شاحن اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی پوری مخلوق کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھتا ہے پھر شرک اور کینہ پرور کے سوا باقی ساری مخلوق کی بخشش کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان ۱۹۸۰ شعبان الایمان للبیہقی ۲/۲۸۸ والسلسلۃ الصحیحہ ۱۱۴۴)

علامہ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے صرف اس رات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، لیکن اس میں اس رات کو عبادت کرنے کی کوئی ترغیب یا فضیلت نہیں ہے۔ اور کسی فضیلت سے اس رات کا خصوصی عبادت والی

کچھ ثابت نہیں ہے، اور عبادات میں مشروع طریقے سے ہٹ کر جدت کرنا کھلی بدعت ہے جو مردود ہے۔

امام ابو بکر الطرطوشی نے اپنی کتاب الحوادث والبدع میں فرماتے ہیں: ابن وضاح نے زید بن اسلم سے روایت کیا فرماتے ہیں: ہم نے اپنے کسی شیخ یا عالم وفقیہ کو نہیں دیکھا کہ وہ نصف شعبان کی رات کو کوئی اہمیت دیتے ہوں یا اسے دوسری راتوں کے مقابلے میں افضل مانتے ہوں۔

لہذا مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ شب براءت میں مذکورہ کام بدعت اور ایجاد ہے اور جو کام بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہٹ کر دین میں نیا ایجاد کیا جائے وہ سب سے برا کام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل بدعة ضلالة ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم: ۸۶۷)

نیز فرمان رسول ہے: من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہیں وہ عمل مردود ہے۔ (صحیح مسلم ۱۷۱۸)

بدعت کے رد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہیں وہ عمل مردود ہے۔ (صحیح بخاری ۲۶۹۳، صحیح مسلم ۱۷۱۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں حق بات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور باطل سے بچنے اور اس سے پرہیز کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی

نصابی کتابیں

30/-	چمن اسلام قاعدہ
24/-	چمن اسلام اول
30/-	چمن اسلام دوم
30/-	چمن اسلام سوم
34/-	چمن اسلام چہارم
40/-	چمن اسلام پنجم
188/-	چمن اسلام مکمل سیٹ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات میں قیام کرو (نماز پڑھو) اور دوسرے دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ دن ڈوبتے ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان ہوتا ہے کہ کوئی مغفرت مانگنے والا ہو تو ہم اسے معاف کریں کوئی روزی مانگنے والا ہو تو ہم اسے روزی دے دیں، کوئی مصیبت زدہ ہو تو ہم اس کو عافیت عطا کر دیں اور یہ اعلان فجر داخل ہونے تک ہوتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ ۳۸۸ حکم الحدیث موضوع) اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگ شب براءت کو جانتے اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہیں، جبکہ اس حدیث کی سند میں ابو بکر بن عبداللہ بن محمد العامری المدنی نامی راوی ہے جس کے بارے میں امام احمد اور ابن معین رحمہما اللہ نے کہا کہ یہ راوی حدیثیں وضع کرتا تھا۔ (مصباح الزجاجة کتاب اقامة الصلوة والسنن فیہا، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان امام نسائی نے کہا یہ راوی متروک ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے کہا یہ راوی ضعیف ہے۔ (عمدة القاری شرح صحیح البخاری باب صوم شعبان)

لہذا معلوم ہوا کہ یہ حدیث بھی ضعیف جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اس کی بجائے وہ صحیح حدیث ذکر کرنی چاہیے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسنزل ربنا تبارک وتعالیٰ محل لیلة الی السماء الدنیا حین یتقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجب لہ، من یسالنی فأعطیہ، من یتستغفر لی فأغفر لہ ہمارا پروردگار بلند بابرکت ہے، ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری باقی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (صحیح بخاری ۱۱۳۵)

شب براءت کی فضیلت و اہمیت میں اس کے علاوہ بھی بہت ساری روایتیں پیش کی جاتی ہیں لیکن سب کی سب ضعیف کمزور اور موضوع ہیں جن پر اعتماد کرنا اور شب براءت کی اس کے ذریعے فضیلت ثابت کرنا درست نہیں ہے۔ جہاں تک اس رات میں مخصوص اعمال اور مخصوص رکعات و سورتوں کی تعداد کے ساتھ نماز ادا کرنا مساجد اور مقابر میں باقاعدہ تہوار منانے کے طور پر اکٹھا ہونا، چراغاں کرنا، حلوے و مٹھائیاں بنانا اور تقسیم کرنا اور ان پر سارے فوت شدگان کے لئے فاتحہ و نیاز کرنا اور یہ سمجھنا کہ اس رات روحیں اپنے اعزاء کے گھروں میں آتی ہیں، یہ سارے اعمال اور خیالات غلط اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔

بقول ابن رجب شب براءت میں مخصوص ذکر و عبادات و مخصوص عدد نماز اور مخصوص سورتوں کی تلاوت وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں قطعاً

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

شیخ الحدیث
حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی

شرط ہے اسی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے۔

(۳) كُلُّ عَمَلٍ بِنِ آدَمَ بِصَاعِفِ الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ لِي لِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرَةٍ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِخُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ وَالصِّيَامِ جُنَّةٌ (الحديث)

ان کے ہر نیک عمل کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور یہ ثواب سات سو گنا تک بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزے کا حکم ثواب کے بارے میں جدا گانہ ہے، اس کا اجر و ثواب بے شمار ہے۔ بندہ میرے ہی لئے روزہ رکھتا ہے۔ میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ شخص میری خاطر اپنی خواہش کی چیزوں اور کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشی ہے ایک طبعی افطار کے وقت دوسری خوشی جب اس کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا۔ اس کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک سے بھی بڑھ کر ہے اور روزہ برے کاموں اور عذاب الہی سے بچاؤ اور ڈھال ہے۔

افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو اس بابرکت اور مقدس مہینہ کو ابو ولعب، فسق و فجور، عصیان و طغیان، برائی اور بے حیائی، غفلت اور بے پروائی میں گزار دیتے ہیں اور اس مبارک مہینہ کی رحمتوں اور برکتوں کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کتنے مسلمان ہیں جو روزہ نہیں رکھتے اور اس سے بچنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اور بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو رمضان کا مہینہ دور کے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے مخصوص کر لیتے ہیں اور رمضان میں مسافر بن کر سارا مہینہ اسی سفر میں بغیر روزہ کے گزار دیتے ہیں، اگر کوئی پوچھ بیٹھتا ہے تو سفر کا عذر پیش کر دیتے ہیں۔ دنیا میں انسانوں کو دھوکا دینے کے لئے بیماری اور سفر کے بہانے کام آجائیں گے، مگر خالق عالم ظاہر اور باطن دل اور زبان کی حالتوں سے آگاہ ہے، اس کے سامنے کیا جواب دیں گے؟ بڑے بڑے شہروں میں جہاں مختلف قسم کے کارخانے اور ملیں ہیں اور کالجوں، یونیورسٹیوں میں ہزاروں نوجوان ایسے ملیں گے جو روزے نہیں رکھتے اور روزے رکھنے والوں کے ساتھ تمسخر اور خوں کرتے ہیں۔ ایک وہ لوگ بھی تھے کہ سفر میں جہاد کو موقع پر آخضو ﷺ کے افطار کر دینے اور افطار کی رخصت و اجازت ملنے کے بعد بھی روزہ چھوڑنے میں تردد کرتے تھے۔ اسلامی شعائر اور دینی فرائض سے محبت و شہتگی اور بعد و نفرت کے دونوں دور پر نظر ڈالنے کس قدر عبرت نيز ہے، انہی فرائض و واجبات کی محبت و اتباع نے ان کو بام عروج تک پہنچایا اور آج ان کی تعمیل کو تضيغ اوقات اور تکلیف مالا یطاق سمجھ کر ترقی سے مانع سمجھا جاتا ہے، لیکن باوجود چھوڑ دینے کے اسی ذلت اور پستی، غلامی و عبودیت میں گھرے ہوئے ہیں بلکہ

روزے کی فرضیت پر عقلی دلائل اور فلسفیانہ حکمت و مصلحت سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم چاہتے ہیں کہ رمضان کے وہ فضائل اور منافع احکام اور مسائل مختصر طور پر ذکر کر دیں جو صحیح حدیث اور مستند آثار و اقوال سے ثابت ہیں۔

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. (صحيحين)

جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے اور ایک روایت میں ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوسری روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ جنت یا آسمان یا رحمت کے دروازوں کا کھولنا اور اسی طرح دوزخ کے دروازوں کا بند کرنا، شیاطین کا زنجیروں میں جکڑ دیا جانا حقیقتاً ہے۔ مجاز اور کنایہ پر محمول کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بعض علماء نے مجاز پر محمول کرتے ہوئے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ آسمان کے دروازوں کا کھولنا نزول رحمت سے کنایہ ہے اور جنت کے دروازوں کے کھولنے سے اچھے اور نیک کاموں کی توفیق دینی مراد ہے اور دوزخ کے دروازوں کا بند کرنا کنایہ ہے روزہ داروں کا نفسانی خواہشوں کے دبانے کے باعث معاصی اور طغیان سے خلاصی پانے سے۔ اسی کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغۃ میں زیادہ تفصیل اور وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ مسلمانوں کا روزہ رکھنا، راتوں میں قیام کرنا، اور شیفتگان سنت نبویہ کا انوار الہی میں غوطہ زن ہونا، اور ان کی دعاؤں کا اثر دوسروں تک پہنچانا، ان کے نور کا پرتو دوسرے مسلمانوں پر پڑنا، ان کی برکتوں سے تمام مسلمانوں کا مستفیض ہونا، اور ہر مسلمان کا حسب توفیق واستعداد نیک اور اچھے عمل کرنا، اور ہلاکت و تباہی میں ڈالنے والی برائیوں سے بچنا، گویا ان پر جنت کے دروازوں کا کھول دینا، اور دوزخ کے دروازوں کا بند کر دینا ہے۔ کیونکہ یہی چیزیں دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جانے والی ہیں۔ اسی طرح جب قوت بہیمیہ دبا دی گئی اور اس کا اثر اور عمل ظاہر نہیں ہوا اور تمام مسلمان اچھے کاموں میں مشغول ہو گئے اور قوت ملکیہ کے آثار و اعمال کا ظہور ہوا تو سمجھنا چاہیے کہ برائیوں پر برا بیچتہ کرنے والے نیک کاموں سے باز رکھنے والے شیاطین قید کر دیئے گئے۔

(۲) مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .
”جس نے رمضان کے روزے ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

ہر چھوٹے بڑے شرعی کام اور عبادت کی صحت اور مقبولیت کے لئے خلاص نیت

فلیمسک ومن لم یاکل فلیصم. اخرجہ البخاری وغیرہ فاجیب عنہ بانہ انما صحت النية فی النهار لان الظاهر ان صوم عاشوراء انزلت فرضيته فی النهار فصار الرجوع الی اللیل غیر مقدور والنزاع فیما کان مقدورا فیخص الجواز بمثل هذه الصورة اعنی من ظهر له وجوب الصیام علیه من النهار فتامل.

ہر روزہ کے لئے نیت ضروری ہے صرف پہلی رات کی نیت تمام روزوں کے لئے کافی نہیں ہوگی۔ اور نیت زبان سے لفظوں میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے، دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔

سحری کھانے کی فضیلت: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تسحروا فان فی السحور بركة (صحیحین) سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ففضل ما بین صیامنا وصیام اهل الكتاب اكلة السحور (مسلم) ہمارے روزہ اور اہل کتاب (عیسائی و یہودی) کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے یعنی وہ بغیر سحری کھائے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔

سحری کھانے کی فضیلت میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں، ان سب سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری کھانا باعث خیر و برکت ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ سحری کھانے والے کو بہ نسبت سحری نہ کھانے والے کے بھوک اور پیاس کی تکلیف کم محسوس ہوتی ہے وہ زیادہ کمزور اور پریشان نہیں ہوتا۔ ذکر الہی، تلاوت قرآن اور نماز وغیرہ میں چست رہتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے روزہ اور یہودیوں، عیسائیوں کے روزہ کے درمیان ماہ الاشیاز چیز سحری ہے، اس لئے سحری چھوڑنی نہیں چاہیے، کچھ نہیں تو ایک کھجور اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی ہی سحری کے وقت پی لینا چاہیے۔

سحری دیر کر کے کھانے کی مسنونیت اور فضیلت: آج کل عام طور پر لوگ اس ڈر سے کہ آخر شب میں بیدار نہ ہو سکیں گے اور اس صورت میں سارے گھر والے بغیر سحری روزہ رکھیں گے، ایک یا دو بجے شب میں ہی سحری کھالیا کرتے ہیں یا نصف رات کو سحری کا وقت سمجھ کر بھی بعض لوگ ایسا کرتے ہیں اور جب مختلف غذاؤں سے اچھی طرح شکم پر کر لیتے ہیں اور پان وغیرہ سے فارغ ہو کر سوتے ہیں تو کھانے کے نشہ میں خوب گہری اور زبردست نیند آنے کے باعث فجر کی نماز اول غلَس میں تو ادا کرنا درکنار آخر وقت میں بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ آفتاب طلوع ہونے کے قریب بیدار ہوتے ہیں بلکہ اگر بھجھوڑ کر نہ جگایا جائے تو ۸-۹ بجے تک سوتے رہیں گے، ظاہر ہے کہ وہ ایسا کرنے کی صورت میں دوہرے نقصان اور خسارے میں مبتلا ہوجاتے ہیں، فجر کی نماز یا تو قضا ہوجاتی ہے یا کمزور وقت میں ادا کرتے ہیں اور سحری کا مسنون طریقہ اور وقت چھوڑ دیتے ہیں۔

سحری کا مسنون وقت اور طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے صبح کاذب میں یا صبح کاذب سے کچھ پہلے کھانا چاہیے۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ كَمْ كَانَ قَدْرَ ذَلِكَ قَالَ قَدْرَ خَمْسِينَ آيَةً (ترمذی) یعنی آپ کی سحری اور فجر کی نماز کے درمیان فاصلہ پچاس آیت کے پڑھنے کے برابر ہوتا تھا۔

بدترین اور دوسروں کی نظروں میں ذلیل انسان بنے ہوئے ہیں۔ اللہم ارحم وتب علينا انک انت التواب الرحیم.

مشکوک دن میں روزے کا حکم: شعبان کی تیسویں رات کو غبار یا بادل کی وجہ سے مطلع صاف نہ ہو اور چاند دکھائی نہ دے۔ اور نہ دوسرے مقام سے چاند دیکھے جانے کی معتبر اطلاع آئے تو وہ رات شعبان کی ہوگی اور اس سے اگلا دن شعبان کا سمجھا جائے گا اور اس دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ فرمایا: فَاِنَّ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ. (صحیحین)

پس غبار یا ابر کی وجہ سے چاند نہ دیکھنے کی صورت میں یہ خیال کر کے روزہ رکھنا کہ اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو یہ روزہ رمضان کا ہو جائے گا ورنہ نفل ہوگا غلط اور باطل ہے۔ عمار بن یاسرؓ صحابی فرماتے ہیں جس نے شک کے دن میں روزہ رکھا اس نے آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

حاصل یہ ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ مشکوک ہو تو اس میں روزہ نہ رکھا جائے اور اس کو رمضان میں نہ شمار کیا جائے۔ چاند کو چھوٹا بڑا دیکھ کر بھی شک نہیں کرنا چاہیے بلکہ جس روز چاند دیکھا گیا ہے اسی دن کا سمجھنا چاہیے، اسی طرح رمضان کے استقبال میں چاند دیکھنے سے پہلے ایک یا دو روزے رکھنا ناجائز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کسی اور دنوں میں نفل روزہ رکھنے کی عادت تھی، اتفاقاً نہ رکھ سکا یا کسی شخص کی ہر آخر ماہ میں نفل روزے رکھنے کی عادت ہے تو ایسی صورت میں اجازت ہے کہ وہ آخری تاریخوں میں روزے رکھے۔

روزہ کی نیت کا حکم: ہر عبادت کی صحت کے لئے نیت شرعی شرط ہے، پس روزہ کی صحت بھی نیت شرعی کے ساتھ مشروط ہے خواہ روزہ نفل ہو یا فرض رمضان کا ہو یا نذر کا، ادا ہو یا قضا اور نفل روزہ کے علاوہ ہر قسم کے روزے کے لئے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے نیت کر لینا ضروری ہے بخلاف نفل روزے کے کہ اگر آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی نیت کر لی تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔ والیہ ذہب الشافعی واحمد واسحاق وهو الراجح عند شیخنا کما صرح به فی شرح الترمذی "من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له" (ترمذی وغیرہ)

جس نے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ اس حدیث کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے، صحیح اور راجح اس حدیث کا مرفوع ہونا ہے، کما حقہ الشوکانی فی النیل وابن حزم فی المحلی، یہ حدیث فرض اور نفل ہر قسم کے روزوں کو شامل ہے نفل روزہ اس حدیث کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي وَيَقُولُ: أَعِنْدَكَ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِنِّي إِذَا لَصَائِمٌ" یعنی نبی ﷺ میرے پاس آتے اور پوچھتے: کیا صبح کا کھانا ہے؟ میں عرض کرتی نہیں، آپ فرماتے میں روزہ رکھوں گا۔

واما ما روى عن سلمة بن الاكوع ان رسول الله ﷺ امر رجلا من اسلم ان اذن فى الناس اذ فرض صوم عاشوراء الاكل من اكل

يَجِدُ فَلْيَفْطُرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طُهُورٌ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) جب کوئی روزہ افطار کرنا چاہے تو کھجور سے افطار کرے کہ وہ باعث نفع و برکت ہے، اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ طاہر اور مطہر ہے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب: کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ کھلوانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ دوست و احباب، خویش و اقارب کے روزہ افطار کرانے کے ساتھ فقراء و مساکین اور بیوہ عورتوں کے یہاں و نیز مساجد میں افطاری بھیج کر ثواب اخروی حاصل کرنے میں سبقت کرنی چاہیے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَايِبًا فَلَهُ أَجْرٌ مِثْلُهُ (بیہقی) جس نے کسی کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ ایک لمبی حدیث میں ہے۔

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِنَقٌ رَقِيَّةٍ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَفِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُنُنَا نَجِدُ مَا نَفْطُرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَدَقَّةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِثْلَهُ. (بیہقی)

جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا اور اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی واقع ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں کا ہر شخص ایسا نہیں ہے جو روزہ افطار کرا سکے، آپ نے فرمایا: یہ اللہ پاک ہر اس شخص کو دے گا جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرا دے اور جس کسی نے کسی روزہ دار کو خوب آسودہ اور سریر کر دیا، اللہ پاک اس کو میرے حوض کوثر سے اتنا پلائے گا کہ وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو جائے گا۔

روزہ میں کون سے امور جائز ہیں اور کن امور سے روزہ نہیں ٹوٹتا: (۱) تریا خشک مسواک دن کے کسی حصہ میں بھی کرنا (۲) سرمہ لگانا اور آنکھ میں دوا ڈالنا (۳) سر یا بدن میں تیل ملنا (۴) خوشبو لگانا (۵) سر پر کپڑا ترا کر کے رکھنا (۶) فصد لینا، پچھنا لگوانا بشرطیکہ کمزوری کا خوف نہ ہو (۷) انجکشن لگوانا جو قوت اور غذا کا کام نہ دے (۸) ضرورت کے وقت ہنڈیا کا نمک چکھ کر فوراً تھوک دینا اور کلی کرنا (۹) صبح صادق کے بعد جنابت کا غسل کرنا (۱۰) مرد کا بیوی سے صرف بوس و کنار کرنا بشرطیکہ اپنے کو قابو میں رکھ سکتا ہو اور جماع واقع ہو جانے کا خوف نہ ہو (۱۱) دن میں احتلام ہو جانا (۱۲) عورت کو دیکھ کر انزال ہو جانا (۱۳) خود بخود قے آجانا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ (۱۴) تالاب وغیرہ میں غسل کرنا بشرطیکہ غوطہ لگانے کی صورت میں ناک یا منہ کے ذریعہ حلق کے اندر پانی نہ جائے۔ (۱۵) ناک میں پانی ڈالنا بغیر مبالغہ کے (۱۶) ناک کے رینٹھ کا اندر ہی اندر حلق کے راستہ اندر چلا جانا (۱۷) کلی کرنا بشرطیکہ مبالغہ نہ کرے (۱۸) کلی کرنے کے بعد منہ میں پانی کی تری کا تھوک کے ساتھ اندر چلا جانا (۱۹) کبھی کا حلق میں چلا جانا (۲۰) اشتقاق

کس قدر انوس ہے کہ جو لوگ اس سنت پر عمل کرتے ہیں یعنی سحری دیر کر کے کھاتے ہیں، ان سے مذاق کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ سحری دن میں کھاتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہاں سحری آخری شب میں کھانے والوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ چائے اور پان تمباکو میں مشغول رہ کر اس طرح بے خبر نہ ہو جائیں کہ صبح صادق طلوع ہوگئی ہو اور وہ اب تک اسی شغل میں منہمک ہوں۔

روزہ وقت ہونے ہی فوراً افطار کر دینا چاہیے: جب سورج غروب ہو جائے اور مشرق سے سیاہی نمودار ہو جائے روزہ افطار کر دینا چاہیے اور بلاوجہ شک میں پڑ کر دیر نہیں کرنی چاہیے۔ روزہ افطار کرنے کا یہی وقت ہے۔

إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهْنَا وَأَذْبَرَ النَّهَارَ مِنْ هَهْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. (صحیحین)

جب رات سامنے آئے (مشرق سے سیاہی نمودار ہو جائے) اور دن پیٹھ پھیرے اور آفتاب غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا (اب بلا تاخیر روزہ افطار کر دینا چاہیے) لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیحین) لوگ جب تک افطار میں جلدی کریں گے بھلائی میں رہیں گے۔

حدیث ترمذی میں ہے۔ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا. سب بندوں سے پیارا مجھ کو وہ بندہ ہے جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ یعنی آفتاب غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر ڈالتا ہے اور دیر نہیں کرتا۔ جلدی کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے یا اس کے غروب ہونے میں شک اور تردد ہونے کے باوجود روزہ افطار کر دیا جائے۔ غرض یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بچنا چاہیے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا:
اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (ابوداؤد) اے خدا تیرے ہی لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے سے افطار کیا۔
نوٹ: یہ حدیث ضعیف ہے۔

دوسری دعا: ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَأَبْتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (ابوداؤد) پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہو گئیں، اور ثواب لازم و ثابت ہو گیا، اگر خدا نے چاہا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے: تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرنا افضل ہے، اگر تروتازہ نہ ملیں تو خشک کھجوروں سے افطار کیا جائے، یہ بھی میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کیا جائے۔

عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْطُرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطْبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطْبَاتٌ فَتَمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (ترمذی، ابوداؤد) آنحضرت ﷺ نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر تازہ نہ ملیں تو خشک سے افطار کرتے، اگر خشک بھی نہ میسر ہوئیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

سلمان بن عامر صحابی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے روزہ کی افطاری کے متعلق ارشاد فرمایا۔ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ

سے ضرور اور مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ اور جس طرح مسافر یا بیمار کو قضا دینی ہوتی ہے۔ اسی طرح حاملہ کو وضع حمل کے بعد جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو اور مرضہ کو جب دودھ خشک ہونے کا خوف جاتا رہے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دینی چاہیے۔ قال شیخنا رحمہ اللہ فی شرح الترمذی الظاہر انہما (الحامل والمرضع) فی حکم المریض فلیز مہما القضاء۔

میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا: اگر مریض کو رمضان کے بعد صحت ہوگئی۔ یا مرض میں اتنی تخفیف ہوگئی کہ وہ روزہ رکھ سکے۔ لیکن اس نے قضا نہیں رکھی پھر بیمار ہو کر مر گیا۔ یا مسافر کو سفر ختم ہو جانے کے بعد روزہ کی قضا کا موقع ملا لیکن اس نے قضا نہیں رکھی اور قضا سے پہلے کسی بیماری یا حادثہ میں انتقال کر گیا تو ان دونوں کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ان کے اولیاء کے ذمہ ضروری ہے۔ ارشاد ہے: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ (صحيحین)

چھوٹے ہوئے روزوں کا نذر دینے کے بارے میں جو روایت ذکر کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے اور اگر رمضان کے بعد مریض کی بیماری یا مسافر کا سفر قائم رہا اور ان کو قضا کا موقع نہیں ملا اور اسی بیماری یا اسی سفر میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے اولیاء کے ذمہ ان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا نہیں ہے اور نذر دینا ہی ہے۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں: من مات وعليه صيام من رمضان لم يخل من حالين، احدهما ان يموت قبل امکان القيام اما لضيق الوقت او لعذر من مرض او سفر او عجز عن الصوم فهذا لا شئ عليه في قول اكثر اهل العلم..... لانه حق لله تعالى وجب بالشرع مات من يجب عليه قبل امکان فعله فسقط الي غير بدل كالحج..... الحال الثاني ان يموت بعد امکان القضاء فالواجب ان يطعم عنه لكل يوم مسكين وهذا قول اكثر اهل العلم، وقال ابو ثور يصاب عنه وهو قول الشافعي لما روت عائشة ان النبي ﷺ قال من مات وعليه صيام صام عنه وليه متفق عليه (المغنی ج ۳ ص ۱۴۲، ص ۱۴۳) اور لکھتے ہیں: لو تركه لمرض اتصل به الموت لم يجب عليه شئ (المغنی ج ۳ ص ۱۴۱) اور امام نووی لکھتے ہیں: من فاته صوم يوم من رمضان ومات قبل قضاءه فله حالان احدهما ان يموت بعد تمكنه من القضاء سواء ترك الاداء بعذر ام بغيره فلا بد من تدارك بعد موته الحال الثاني ان يكون موته قبل التمكن من القضاء بان لا يزال مريضاً او مسافراً من اول شوال حتى يموت فلا شئ في تركته ولا على ورثته (روضۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۸۱-۳۸۳) اور امام بیہقی سنن کبری ج ۴ ص ۳۵۳ میں لکھتے ہیں: باب المریض یفطر ثم لم یصح حتی مات فلا یكون علیه شئ، روی ذلك عن ابن عباس وقال رسول الله ﷺ اذا أمرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم۔

بلا مبالغہ کی صورت میں بغیر قصد و ارادہ پانی کا ناک سے حلق کے اندر اتر جانا (۲۱) منہ میں جمع شدہ تھوک کو پی جانا مگر ایسا نہ کرنا بہتر ہے (۲۲) سوڑھے کے خون کا تھوک کے ساتھ اندر چلا جانا (۲۳) کلی کرتے وقت بلا قصد و ارادہ پانی کا حلق میں اتر جانا (۲۴) ذکر میں پچکاری کے ذریعہ دوا وغیرہ داخل کرنا (۲۵) عورت سے بوس و کنار کی صورت میں انزال ہو جانا (۲۶) بھول کر کھاپی لینا اور بیوی سے صحبت کر لینا۔

(۱) مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطَعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ۔ (صحيحین)

جو روزہ دار بھول کر کھاپی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے، اللہ نے اس کو کھلایا پلایا ہے یعنی بھول کر کھاپی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اور نہ اس کی قضا دینی ہوگی۔

(۲) مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ۔ (ابن خزيمة، حاكم، ابن حبان)

(۲۷) غبار دھوئیں یا آٹے کا اڑ کر حلق کے اندر چلا جانا (۲۸) مچھوں میں تیل لگانا (۲۹) کان میں تیل یا پانی ڈالنا اور سلامتی داخل کرنا (۳۰) دانت میں اٹکے ہوئے گوشت یا کھانے کا جو محسوس نہ ہو اور منتشر ہو کر رہ جائے حلق کے اندر چلا جانا۔

روزہ جن امور سے ٹوٹ جاتا ہے: (۱) دانستہ قصداً کھانا پینا خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ (۲) دانستہ جماع کرنا (۳) قصداً قے کرنا تھوڑی ہو یا زیادہ (۴) حقہ بیڑی، سگریٹ پینا (۵) پان کھانا (۶) مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی یا دوا چڑھانا یہاں تک کہ حلق کے نیچے اتر جائے (۷) کھانا پینا یا جماع کرنا رات سمجھ کر یا یہ خیال کر کے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا آفتاب غروب نہیں ہوا تھا (۸) منہ کے علاوہ کسی زخم کے راستہ سے نکی کے ذریعہ غذا یا دوا پہنچانی (۹) حقہ کرنا ان سب صورتوں میں ٹوٹے ہوئے روزہ کی قضا رکھنی ضروری ہے اور دانستہ بیوی سے صحبت (جماع) کر لینے کی صورت میں قضا کے ساتھ کفارہ دینا بھی ضروری ہے۔ کفارہ ایک مسلمان غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے۔ اگر اس کی قدرت نہ ہو تو پے درپے ساٹھ روزہ رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

بیمار، مسافر، حاملہ مرضہ کے لئے شرعی رخصت: اگر مسافر بیمار، حاملہ کو روزہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہو اور دودھ پلانے والی عورت کے دودھ خشک ہونے کا خوف ہو تو ان لوگوں کے لئے شریعت کی طرف سے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھیں بلکہ مسافر کے لئے اس صورت میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" بیمار اور مسافر کے لئے رخصت ہے کہ روزے نہ رکھیں لیکن اس کے بعد ان چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دینی ہوگی۔ ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوة والصلوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اللہ نے مسافر کو قصر کی اجازت دی ہے اور مسافر، حاملہ، مرضہ کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دے دی ہے۔

اگر سفر میں تکلیف نہ ہو اور بیماری، حمل، دودھ پلانے کی حالتوں میں روزہ رکھنے

ہیں کہ گناہ کے ارتکاب، نفسانی خواہش کی پیروی، عصیان و طغیان سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر یاد رکھنا چاہیے کہ دل اور روح کا روزہ ضرور ٹوٹ جاتا ہے اور جب روح و قلب کا روزہ باقی نہیں رہا تو شخص جسم کا روزہ بے سود اور غیر مفید ہے۔

الصَّائِمُ فِي عِبَادَةِ مَنْ حِينَ يَصْبِحُ إِلَى أَنْ يَمْسِيَ مَالِمَ يَغْتَبُ فَإِذَا اغْتَابَ خَرَقَ صَوْمَهُ (دیلمی) روزہ دار صبح سے شام تک خدا کی عبادت میں رہتا ہے جب تک کسی کی غیبت نہ کرے جب وہ غیبت کرتا ہے تو اپنے روزے کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے برے اور بیہودہ لغو باتیں، سرکشی نفس، روزہ کے منافی نہیں ہیں۔ لیکن یہ خیال جھوٹا اور غلط ہے، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: لَيْسَ الصَّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصَّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (حاکم، بیہقی) روزہ کھانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقت میں برے اور لغو کام سے بچنے کا نام ہے۔

ہمارے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم جھوٹی باتوں برے عملوں کو روزہ کی صحت کے لئے مضرب خیال کرتے حالانکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (بخاری وغیرہ) جو شخص روزے کی حالت میں بھی کذب و زور اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ اس کے لئے روزہ دار اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

پس اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ روزہ دار حقیقت میں نیکی اور بھلائی کا مجسمہ ہوتا ہے، نہ تو وہ کسی کی غیبت کرتا ہے، نہ لغو بیہودہ عمل کرتا ہے، نہ کذب و زور اور جہالت کے کاموں میں اپنے کو ملوث کرتا ہے، نہ نفسانی خواہش کی اتباع کرتا ہے بلکہ برائی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دیتا ہے۔ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَاءَتْ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ (بخاری وغیرہ) تم میں سے جب کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ بدگونی کرے اور نہ شور و غل کرے اگر کوئی اس کو برا کہے یا اس سے آمادہ پیکار ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔

ماہ رمضان میں نیک کاموں کا ثواب زیادہ ہوجاتا ہے: مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ۔ جس شخص نے رمضان میں ایک نیک نفلی کام کے ذریعہ اللہ کی نزدیکی چاہی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک فرض ادا کیا اور جس نے ایک فرض ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ماسواہ رمضان میں ستر فریضے ادا کئے۔

معلوم ہوا کہ اس مقدس اور بابرکت مہینے میں ہر ایک نیک اور اچھے کام کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے خواہ نفلی ہو یا فرض۔ پس قرآن کی تلاوت، تسبیح و تہلیل، تہلیل، تہلیل، حمد و شکر، تراویح اور دوسرے نیک کاموں میں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اس مبارک مہینے میں دل کھول کر صدقات و خیرات کرنا چاہیے، آنحضرت ﷺ کی سخاوت تیز و تند ہوا سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی، اسی لئے آپ نے اس مہینہ کو شہر المواساة (ایک دوسرے کی غمخواری اور مدد کرنے کا مہینہ) بتایا ہے۔ ہمارا سالانہ فرض دو ہے۔ ایک جسمانی اور ایک مالی۔ فریضہ مالی (زکوٰۃ) اگرچہ وقت کے ساتھ محدود اور مخصوص نہیں ہے

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے شرعی رخصت
: وہ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں یا روزہ رکھنے کی صورت میں انتہائی کمزوری ہو جانے کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو تو ان کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھیں اور روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ (البقرہ: ۱۸۳) کے متعلق حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ہی للشيخ الكبير والمرأة الكبيرة لا يستطيعان ان يصوما فيطعمان مكلن كل يوم مسكينا (بخاری)
روزے کا ثمرہ اور مقصد: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ: ۱۸۳) مسلمانو! جس طرح تم سے پہلی قوموں پر روزے فرض کئے گئے تھے اسی طرح تم پر فرض کئے گئے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتَكْمَلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرہ: ۱۸۵) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور جو ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی دلیل ہے پس جو اس مہینے میں زندہ رہے وہ روزہ رکھے جو بیمار یا مسافر ہو وہ ان کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھے خدا تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا اور تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور تاکہ تم خدا کی ہدایت پر اس کی بڑائی کرو اور شکر ادا کرو۔

قرآن پاک نے روزہ کے حکم کے موقع پر ہم کو روزے کے تین نتیجے بتائے ہیں اثناء، تکبیر، شکر۔ انسانی کاموں کا حقیقی وجود ان کے نتیجوں اور ثمروں کا وجود ہے اگر نتیجہ اور ثمرہ ظاہر نہیں ہوا تو سمجھنا چاہیے کہ وہ کام بھی نہیں ہوا اگر بیمار کو حکیم نے دوا دی لیکن جس فائدے کے لئے دی گئی وہ فائدہ حاصل نہیں ہوا تو سمجھنا چاہیے کہ حکیم نے دوا نہیں دی اور نہ بیمار نے دوا استعمال کی۔ اسی طرح روزہ کو ہمارا روحانی علاج سمجھنا چاہیے پس اگر روزہ سے روحانی شفا یعنی تقویٰ، تسبیح و تہلیل، تکبیر و تہلیل، حمد و ثنا وغیرہ نہ حاصل ہو تو حقیقت میں وہ روزہ نہیں ہے بلکہ فاقہ ہے اور ایسا روزہ دار فاقہ نش ہے جس کو بھوک و پیاس کی تکلیف کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ خدا کے نزدیک ایسے روزہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظُّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهُورُ (دارمی) کتنے روزے دار ہیں جن کو بجز نفلی کچھ حاصل نہیں اور کتنے تہجد گزار ہیں جن کے تہجد سے بجز بیداری کچھ فائدہ نہیں۔

روزے کا پہلا ثمرہ اثناء بتایا گیا ہے جس کے معنی اصطلاح شرح میں ہر قسم کی جسمانی نفسانی دنیاوی لذائذ اور خواہشات سے جسم اور روح کو محفوظ رکھنے کے ہیں اور یہی روزہ کی حقیقت ہے۔ جس کے ساتھ تکبیر، حمد و ثنا بھی ہونا چاہیے ہم خیال کرتے

قول یعنی آٹھ رکعت اور وتر کو شامل کر کے کل گیارہ رکعت یہی صحیح ہے اور سنت کے مطابق اور اس کے علاوہ کوئی قول سنت کے موافق نہیں ہے، ہاں اگر کوئی آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، چاہے بیس پڑھے یا چوبیس یا اٹھائیس یا چونتیس یا چالیس یا چھتیس، آٹھ کے بعد سب تعداد برابر ہے۔ بیس کی کوئی خصوصیت نہیں جیسا کہ آج کل سمجھا جاتا ہے اور نہ یہ سنت عمری ہے بلکہ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں کل گیارہ ہی رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

دلائل گیارہ رکعت تراویح مع وتر: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشَرَ رَكْعَةً. (صحيحين). یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں تراویح (تہجد) گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ وَأُوتِرَ (طبرانی، محمد بن نصر، ابن خزيمة، ابن حبان). یعنی آنحضرت ﷺ نے ہم کو رمضان کے مہینہ میں آٹھ رکعت تراویح پڑھائی پھر وتر پڑھا۔ عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ أَبِي بِنِ كَعْبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أَبِي قَالَ نِسْوَةٌ فِي دَارِي قُلْنَا أَنْ لَا نَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَصَلَّيْ بِصَلَوَتِكَ قَالَ فَصَلَّيْتُ بِهِنِ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ وَأُوتِرْتُ فَكَانَتْ سُنَّةَ الزَّوَائِدِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. (اخرجه ابو يعلى قال البيهقي في مجمع الزوائد اسناداه حسن).

حضرت ابی بن کعبؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مجھ سے رات ایک کام سرزد ہو گیا۔ فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا: میرے گھر چند عورتوں نے کہا کہ ہم قرآن نہیں پڑھتیں یعنی زیادہ یا ذہن نہیں رکھتیں۔ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں گی اور قرآن سنیں گی۔ پس میں نے ان کو آٹھ رکعت تراویح پڑھائی اور وتر ادا کیا، آپ خاموش رہے اور یہ سنت رضا ہو گئی۔

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبِي بِنِ كَعْبِ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشَرَ رَكْعَةً الْحَدِيثِ... (اخرجه مالك في الموطأ وسعيد بن منصور وابو بكر بن ابي شيبة قال النيموي في آثار السنن: اسناداه صحيح) حضرت عمر بن خطابؓ نے ابی بن کعب اور تميم داری کو گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

بیس رکعت والی کوئی روایت اور اتر صحیح طور سے ثابت نہیں ہے، کما حقہ شیخنا فی شرح الترمذی فلیرجع الیہ من شاء، علامہ ابن الہمام حنفی اور مولانا عبدالحق دہلوی، مولانا عبدالحق حنفی اور دیگر علمائے حنفیہ نے بھی بیس رکعت والی مرفوع روایت کو ضعیف بتایا ہے اور گیارہ رکعت کو سنت اور اصل قرار دیا ہے۔

مگر جب رمضان میں ایک فرض کی ادائیگی سے ستر فریضہ کی ادائیگی کا ثواب ملتا ہے تو ادائیگی زکوٰۃ (فریضہ مالی) کے لئے رمضان سے بڑھ کر دوسرا کون سا وقت ہوگا۔

تراویح یا تہجد یا قیام رمضان: تراویح، تہجد، قیام رمضان تینوں ایک چیز ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ والی لمبی حدیث اس دعویٰ کی روشن دلیل ہے، اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ نے آخردے کی تین راتوں میں ہمارے ساتھ (تراویح کی) نماز (قیام لیل) اس طرح پڑھائی۔ پہلی رات میں اول شب میں ادا کی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی اور دوسری رات میں نصف شب تک پڑھائی، ہم نے بقیہ نصف شب میں بھی پڑھنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا: جس نے امام کے ساتھ قیام کیا، اس نے پوری شب کا قیام کیا۔ تیسری رات میں آپ نے آخرب شب میں گھر والوں کو جمع کیا۔ اور سب کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی۔ یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ سحری کا وقت ختم نہ ہو جائے۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے تراویح کورات کے تینوں حصوں میں ادا فرمایا ہے اور اس کا وقت عشاء کے بعد سے آخر رات تک اپنے عمل کے ذریعہ بتا دیا، اب تہجد کے لئے کون سا وقت باقی رہا۔ پس تراویح اور تہجد کے ایک ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ "العرف الشذی" (تقریر ترمذی از مولانا محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی) میں ہے۔ "لَا مَنَاصَ صَ مِنْ أَنْ تَرَاوِيحُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ ثَمَانِيَةً وَلَمْ يَثْبُتْ فِي رِوَايَةٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى التَّرَاوِيحُ وَالتَّهَجُّدُ عَلَى حِدَّةٍ فِي رَمَضَانَ الْخ".

یعنی اس بات کے تسلیم کے بغیر چارہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نماز تراویح آٹھ رکعت تھی اور کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت ﷺ نے نماز تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھا۔ تراویح یا تہجد کا جماعت کے ساتھ یا تنہا مسجد میں یا گھر میں آخر رات میں پڑھنا افضل ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں: وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ تَرَاوِيحَ آخِرَاتِ مِثْلِ مَا فِي رَمَضَانَ جَسْمٌ تَمُومُ سَوَاجَاتِهِ هُوَ أَوْلَى رَاتٍ فِي رَمَضَانَ مِنْ أَفْضَلِ مَا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَفْلَةٍ، حِيلَةَ سَازِي، بَهَانَةَ جَوِي، عَذْرَ تَرَاوِيحِ كَ زَمَانِهِ فِي مَسْجِدِ فِي أَوَّلِ رَاتٍ فِي رَمَضَانَ مِنْ جَمَاعَةٍ كَ سَاحَةِ تَرَاوِيحِ أَدَاكِي جَائِ وَرَنَهُ كَثْرَ لُوكِ اس سے غافل ہو کر چھوڑ بیٹھیں گے اور کبھی پورے قرآن کی تلاوت تو درکنار اس کا سماع بھی نصیب نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں تراویح باجماعت مسجد میں اول شب میں ہوا کرتی تھی اور آپ نے بھی تین راتوں میں سے پہلی رات میں اول شب میں ادا فرمائی تھی۔

تعداد رکعات تراویح: تراویح کے بارے میں سلف کے مختلف اقوال ہیں: چالیس، چھتیس، چونتیس، اٹھائیس، چوبیس، اتریس، بیس، آٹھ، ان اقوال کو یعنی وغیرہ نے بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ ان مختلف اقوال سے اس دعویٰ کی حقیقت واضح ہو گئی کہ بیس رکعت پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اجماع ہو گیا تھا، ان اقوال مختلفہ میں پچھلا

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کا منفرد

۱۹ اُنیسواں کل ہند مسابقت حِفْظ و تجوید و تفسیر قرآن کریم

رجسٹریشن کی آخری تاریخ
6 جون 2022ء

اہل حدیث کمپلیکس
D-254 ابو الفضل انکلیو، جامعہ نگر اوکھلا، نئی دہلی-25

(بمقام)

بتاریخ
11-12 جون
2022ء ہفتہ، اتوار
وقت: ۸ بجے تا ۹ بجے شب
ان شاء اللہ

ضروری معلومات نیز فارم حاصل کرنے کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں: مسابقت تجوید و حفظ و تفسیر قرآن کریم کمیٹی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند،
اہل حدیث منزل ۳۱۱۲، اردو بازار، جامع مسجد دہلی-۶، فون: 23273407 فیکس: 23246613
مسابقتہ فارم جمعیت کی ویب سائٹ www.ahlehadees.org سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

اعراض و مقاصد

☆ مسلمانوں کو زندگی کے تمام امور میں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دینا ☆ قرآن کریم کی تلاوت، تجوید و حفظ، اس کے معانی و تفسیر پر فکر و تدبیر میں دلچسپی پیدا کرنا ☆ مسلمان بچوں میں قرآن کریم کی تلاوت و حفظ کا شوق پیدا کرنا ☆ امت کو کتاب الہی سے وابستہ کر کے دنیا و آخرت میں فوز و فلاح سے ہمکنار کرنا ☆ حفاظ و قراء کی حوصلہ افزائی نیز مدارس میں فن تجوید پر مزید توجہ کی راہ ہموار کرنا ☆ ہزاروں روپے کے نقد انعامات ☆ حوصلہ افزائی کے لیے متعدد و مختلف النوع انعامات امتناز حفظ و قراء کے لیے بین الاقوامی مقابلہ قرآن میں نامزدگی کا امکان ☆ ملک بھر میں ۲۵ سال سے کم عمر کے حفاظ و قراء و طلباء کے لیے نادر و نایاب موقعہ

مقابلے کے زمرے

اول: حفظ قرآن کریم کامل مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید قرأت
دوم: حفظ قرآن کریم بیس پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید قرأت
سوم: حفظ قرآن کریم دس پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید قرأت
چہارم: حفظ قرآن کریم پانچ پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید قرأت
پنجم: ناظرہ تلاوت قرآن کامل مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید قرأت
ششم: سورۃ النور، الفرقان، حمد، الحجرات، الطلاق کے ترجمے اور تفسیر کا تحریری امتحان

☆ ترجمہ و تفسیر (سورۃ النور، الفرقان، حمد، الحجرات، الطلاق) کا تحریری امتحان بتاریخ ۱۱ جون ۲۰۲۲ء بروز ہفتہ بمقام اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی منعقد ہوگا اور اس کا پرچہ سوالات مصحف مطبوع مجمع الملک فہد ۱۴۱ھ ترجمہ مولانا جونا گڑھی کی روشنی میں تیار کیا جائے گا ☆ ان شاء اللہ انعامات کے علاوہ دیگر انعامات بھی دیئے جائیں گے، نیز دیگر شرکاء کے لیے بھی کچھ قیمتی انعامات ہوں گے۔

اہم وضاحت

☆ زمرہ اول و دوم و سوم و چہارم امیدوار کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ مقررہ پاروں کا حافظ ہو اور احکام تجوید قرأت سے بھی واقف ہو، احکام تجوید کے سوالات کا عملاً جواب دے سکے، قرأت سبوح میں سے کسی ایک قرأت کے مطابق تلاوت کرے، جس کا واضح اندراج فارم داخلہ میں کرنا لازمی ہے۔ ☆ ایک قاری کو صرف ایک ہی زمرہ میں شرکت کی اجازت ہوگی۔ ☆ اگر کسی زمرے کے لیے پانچ سے کم امیدوار اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی پہنچے تو مرکزی جمعیت اس زمرے کا مقابلہ منعقد کرنے سے معذور ہوگی۔

شرائط شرکت مسابقتہ

- مقابلہ میں شرکت کی درخواست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مقررہ فارم پر دی جائے گی۔ ناگزیر حالات میں رجسٹریشن کے لئے سادہ کاغذ پر بھی درخواست دی جاسکتی ہے اور بذریعہ فون بھی رجسٹریشن ممکن ہے البتہ مسابقتہ شروع ہونے سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے پر کرنا ضروری ہے ② شرکت کے متمنی قاری کی عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو ③ امیدوار کا شمار ملک کے مشہور پیشہ ور قراء میں نہ ہوتا ہو۔ ④ اس سے پہلے وہ کسی بین الاقوامی مقابلہ حفظ و قراءت میں حصہ نہ لے چکا ہو ⑤ مرکزی جمعیت کے کسی مقابلے کے شریک قاری کو اس زمرے میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی جس میں وہ پہلے بھی حصہ لے چکا ہو۔ ⑥ مقابلے میں شرکت کی مکمل درخواست، انعقاد مقابلہ سے پانچ روز قبل دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو موصول ہونا لازمی ہے بصورت دیگر درخواست رد کر دی جائے گی ⑦ حفظ قرآن اور تجوید و احکام کی قابل قبول سند یا تصدیق نامہ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ منسلک ہو اور اصل اپنے ساتھ لائے۔ ⑧ مقابلے میں شرکت کی نامزدگی کسی دینی تعلیمی ادارے یا معروف مسلم تنظیم کی جانب سے ہونی چاہیے۔ ⑨ اصول تجوید قرأت سے ناواقف امیدوار کو مقابلے سے خارج کر دیا جائے گا ☆ حفظ کر رہے طلبہ کو زمرہ پنجم (ناظرہ قرآن مکمل) میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

نوٹ: آمدورفت کے اخراجات بذمہ امیدوار ہوں گے۔ قیام و طعام کا انتظام مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی جانب سے ہوگا۔

فقہ جماعت علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن مدنی رحمہ اللہ

مجموع فتاویٰ نعمۃ المنان اور آپ کا سفر آخرت

کر کے پیش کیا تو بہت خوشی کا اظہار کیا تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔
مجموع فتاویٰ نعمۃ المنان کی چھ جلدوں کی طباعت کے بعد سے لے کر تاحیات
مستعار مزید فتاویٰ جو موجود ہیں ان کے علاوہ موبائل اور وائس اپ پر دیئے گئے فتاویٰ کو
یکجا کر کے شائع کرنا جو مستقل ایک جلد کے متقاضی ہیں۔ جلد ۷
آپ کے خطبات کو کیسٹوں سے نقل کر کے ترتیب و تخریج و مراجمہ کے بعد شائع
کرنا، جو دو جلد سے زائد ہو رہے ہیں، بیشتر خطبات نقل کئے جا چکے ہیں، کچھ پر کام
جاری ہے۔ جلد ۸-۹

ملک و بیرون ملک کے مختلف سیمیناروں میں پیش کئے گئے مقالات کو جمع
کر کے ایک جلد میں شائع کرنا۔ جلد ۱۰

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں آپ کے ایم اے کا رسالہ (احکام التذکیہ)
ایک جلد پر مشتمل غیر مطبوع ہے، اسے شائع کرنا۔ جلد ۱۱۔ اور جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ
میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے پیش کیا گیا مقابلہ (مسائل الامام احمد بن
حنبل بروایۃ ابنہ صالح) جو تین جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، اسے دوبارہ سعودی
وزارتہ اعلام کے موافقہ کے بعد ہندوستان میں شائع کرنا، جسے ملک بھر کے اہل علم
و مدارس و جماعتات تک پہنچانے کے ساتھ بلا عرب میں بھی عام کیا جائے گا، جس
کے لئے وزارتہ اعلام اور مکتبات سے پیروی کے لئے راقم کے نام تفویض کا خطاب
وغیرہ بھی تیار کیا جا چکا تھا۔ پہلے ایڈیشن میں ڈاکٹر عبداللہ عبدالرحمن التریکی کی تقدیم
ہے، نئے ایڈیشن میں شیخ محترم علامہ ڈاکٹر صالح الفوزان سے تقدیم کی درخواست
کرنا۔ جلد ۱۲-۱۳-۱۴۔ تقدیم کے لئے میں نے اپنے قدیم اور انتہائی مخلص ساتھی شیخ
ابولید المطرودی (جو ایک عرصہ سے دارالافتاء میں آپ کے سکریٹری ہیں) سے
جب ذکر کیا تو انہوں نے انتہائی مفید مشورہ دیا۔ اور یوں بھی راقم نے سعودیہ میں قیام
کے دوران ۱۴۱۶ تا ۱۴۲۰ھ چار سال تک شیخ محترم سے فقہ کی کتاب دلیل الطالب
لنیل الطالب پڑھی ہے، جس کی وجہ سے مجھے معرفت اور شرف تلمذ حاصل ہے۔

شیخ محترم ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کی حیات و خدمات پر
جو سوانحی خاکہ تیار کیا گیا ہے، جس کے لئے ملک و بیرون ملک سے اہل علم کے
مقالات بھی جمع ہو رہے ہیں۔ انہیں ایک جلد میں شائع کیا جائے گا۔ جلد ۱۵۔ اس

اے اہل وطن آؤ یہ میراث سنبھالو
ہم مملکت لوح و قلم بانٹ رہے ہیں
میرے شیخ اور مشرف و مربی، عمر بھر زبان و قلم سے جمعیت و جماعت کے بے
لوٹ خادم ہزاروں طلباء و طالبات کے استاذ علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن مدنی رحمہ اللہ ملک
و ملت کا ایک عظیم سرمایہ تھے، وفات تو سنت الہی رہی ہے، لیکن خسارہ بہت بڑا ہے،
آپ کی وفات پر کم و بیش ایک سال کا عرصہ گزرنے جا رہا ہے، جامعہ محمدیہ میں طالب
علمی کے دور سے شیخ کی زندگی کے آخری ایام تک میرا خصوصی رابطہ رہا ہے، آں رحمہ
اللہ نے میری متعدد کتابوں کا مراجعہ کیا اور ان پر مقدمہ لکھ کر مجھے پڑھنے کا ذوق
عطا کیا ہے، آپ کے فتاویٰ کی تدوین و ترتیب کا پروگرام میں نے کم و بیش پچیس سال
قبل پیش کیا تھا، جیسا کہ بعض خطوط میں اس کی تفصیل بھی موجود ہے، جسے آپ کی
سوانح میں شامل کیا جائے گا، سعودی عرب سے ہندوستان آنے کے بعد مجموعہ فتاویٰ
کی اشاعت کی سعادت بھی میرے حصہ میں آئی جسے میں اللہ کا عظیم فضل اور انعام
سمجھتا ہوں۔ مجموعہ فتاویٰ نعمۃ المنان کی پہلی جلد ۲۰۱۷ء میں جب شائع ہو کر منظر عام
پر آئی تو آپ نے بے پناہ مسرتوں کا اظہار کیا اور اپنی دعاؤں سے نوازا، پھر ایک سال
کے وقفہ سے دوسری اور تیسری جلد اور اس کے دو سال کے وقفہ کے بعد چوتھی،
پانچویں اور چھٹی جلد بھی آپ کی وفات سے چند ماہ قبل شائع ہو کر منظر عام پر آ گئی تھی۔
بلاشبہ آزادی ہند کے بعد کسی اہل حدیث عالم اور مفتی کے فتاویٰ کا چھ جلدوں
پر مشتمل اس قدر ضخیم مجموعہ ان کی زندگی ہی میں شائع ہو کر منظر عام پر آ جانا صرف اللہ
عزوجل کی توفیق اور نصرت خاص ہی کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے، اللہ کا فضل ہے کہ
ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اپنی زندگی میں مجموعہ فتاویٰ کو دیکھ کر اپنی مجالس میں اس پر
مسرت و تشکر کا اظہار بھی کیا کرتے تھے۔

مجموع فتاویٰ کا آئندہ پروگرام: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ

احباب جمعیت و جماعت کی خدمت میں یہ پروگرام بھی پیش کر دیا جائے، تاکہ علماء
و طلباء کو استفادہ میں آسانی رہے، اور علماء اہل حدیث کی روشن خدمات کا ذکر بھی
ہو جائے، اور فتاویٰ کے باب میں ہمیں دوسروں کی محتاجی بھی نہ رہے، راقم نے بردار
محترم احمد فضل الرحمن کے ساتھ جب آئندہ کا پروگرام آں رحمہ اللہ کی زندگی میں تیار

اداروں کے لئے عائد کردہ کووڈ کی پابندیاں ختم ہوتے ہی عن قریب تعلیم کا آغاز بھی کر دیا جائے گا۔ میرے استاذ محترم شیخ محمد بن رمضان الہاجری، شیخ اصغر علی امام مہدی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ڈاکٹر عبدالرحمن پریوانی کے ساتھ اس کی زیارت بھی کر چکے ہیں ان کے علاوہ ملک کے متعدد اہل علم اور علمائین جمعیت و جماعت اس کو زیارت کا شرف عطا کر چکے ہیں۔

بیماری اور وفات: مارچ ۲۰۲۱ کے اوائل میں آپ کی طبیعت خراب ہوئی، مالریگاؤں کے ایک اسپتال میں داخل کیا گیا، شوگر، بلڈ پریشر اور دمہ کی شکایت پہلے سے تھی، ایک ہفتہ تک زیر علاج رہے، جب طبیعت میں کچھ افادہ ہوا تو ہائٹس پر لائے گئے، اور حالات کے پیش نظر گھر ہی پر آسپین وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا، وفات سے چار روز قبل جب میں اپنے وطن اعظم گڑھ کے سفر سے واپس آیا تو ۲۳ مارچ ۲۰۲۱ آپ کی عیادت کے لئے مالریگاؤں کا سفر کیا، اس آخری ملاقات میں آپ نے ڈاکٹر آر کے نور محمد کی وفات کا ذکر کیا، ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی دعاؤں سے بڑا فائدہ پہنچایا ہے، اس لئے لوگوں سے دعا کی درخواست کرتے رہے۔

سرزمین مبارکپور سے شروحات حدیث کے باب میں ایک سنہرا اضافہ (اسعاف القاری شرح صحیح البخاری، تالیف شیخ نور العین سلفی) جس کی اب تک تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں، کتاب الجنائز کا مسودہ ساتھ لے گیا تھا، اس لئے کہ استاذ محترم شیخ نور العین سلفی اور ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ سے باہم اس سلسلہ میں فون پر گفتگو ہو چکی تھی، میں نے شیخ احمد سے کہا کہ جب افادہ ہو جائے تو مراجعہ کے لئے دیجئے گا، یا پڑھ کر سنا دیجئے گا اور ملاحظت نوٹ کر لیجئے گا۔ مگر اللہ کاراز بھلا بندہ کیسے جان سکتا ہے کہ صحیح بخاری کی شرح کتاب الجنائز کا مراجعہ کرنے کا وقت چلا گیا اور اب آپ کے جنازہ کا وقت قریب آ رہا ہے، دوسرے دن طبیعت اچانک پھر بگڑ گئی، اور اسپتال میں داخل کیا گیا، تین روز زیر علاج رہ کر ۲۶ مارچ ۲۰۲۱ شب جمعہ ۲ بجے آپ کی روح ملک الموت نے قبض کر لی۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون

غسل، جنازہ و تدفین: برادر ام احمد فضل الرحمن نے مجھے رات ۲ بجے فون کر کے آپ کی وفات کی اطلاع دی، میں نے اسی وقت سوشل میڈیا پر خبر نشر کر دی تھی، پھر فجر بعد میں ممبئی سے مالریگاؤں کے لئے روانہ ہو گیا، راستہ میں آپ کے تلامذہ و محبین کی ایک بڑی تعداد ملی جو جنازہ میں شرکت کے لئے مالریگاؤں جا رہی تھی، جمعہ بعد آپ کو گھر ہی میں غسل دیا گیا، غسل کی کارروائی میں قاری فضیل، قاری عبدالسیح (استاذ جامعہ شعبہ حفظ) آپ کے فرزند محمد، احمد اور راقم الحروف کو شامل ہونے کی سعادت حاصل رہی، آپ کے شاگردان میں غسل و تجہیز و تکفین کی اس کارروائی میں شرکت کو میں اپنے لئے باعث شرف سمجھتا ہوں۔

طرح (نعمۃ المنان مجموع فتاویٰ و مقالات و خطبات و حیات و خدمات و دستور فضل الرحمن رحمہ اللہ) دوسرے ایڈیشن میں آپ کی خدمت میں عن قریب ۱۵ جلدوں میں پیش کی جائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ بہ نستعین و علیہ التکلان و بنعمتہ تتم الصالحات۔

فتاویٰ کو دیوبند پر پیش کرنے کا کام بھی آپ کی زندگی میں شروع کیا گیا تھا، تاکہ دنیا بھر کے متلاشیان علم کو سوالوں کا جواب تلاش کرنے میں آسانی ہو جائے اور زبان میں اس قسم کا کام ایک دشوار اور وقت طلب امر رہا ہے، اللہ کی توفیق سے عن قریب یہ خوش خبری بھی آپ کو دی جائے گی کہ آپ کوئی ایک فتویٰ تلاش کرنے کے لئے کمپیوٹریا موبائل ایپ میں داخل کریں اور جواب حاصل کر لیں۔

نعمۃ المنان کی ترتیب و طباعت و اشاعت عام کتابوں سے ہٹ کر ایک اکیڈمی کے برابر کام ہے، اگر جامعہ محمدیہ اس کام میں تعاون نہ کرتا تو شاید اس کی طباعت کا خواب جلدی پورا نہ ہوتا، اس کی طباعت میں ایک خطیر رقم درکار تھی، اب تک تقریباً دس لاکھ روپے اس کی طباعت پر خرچ کئے جا چکے ہیں، کتاب کی ترتیب و تسوید کے درمیان اس کی طباعت کی ذمہ داری جامعہ کے سابق ناظم عبدالقیوم کوڑیا رحمہ اللہ نے لی تھی، اور ناظم جامعہ شیخ ارشد مختار کے مشورہ سے کام کافی روانی سے جاری تھا، پھر اچانک ان کی بیماری اور وفات کی وجہ سے طباعت کے لئے ایک بڑی دشواری سامنے آگئی، ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اس کی طباعت کی فکر دامن گیر ہو گئی، جامعہ کے پاس نشر و اشاعت کا شعبہ نہیں ہے، الدرار السلفیہ سے کتابوں کی اشاعت موقوف ہو چکی ہے، الیکٹرانک میڈیا کی وجہ سے مکتبات والے کتابوں کی اشاعت پر خطیر سرمایہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہو رہے ہیں، چاروں طرف سے ایک مایوسی کا عالم تھا، راقم نے فقہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے ذیلی ادارہ اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا کے احباب کے درمیان اس مشکل کے حل اور اس کی طباعت کے لئے مشورہ طلب کیا تو یہ طے پایا کہ اگر ڈاکٹر صاحب اجازت دیں تو اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا کی طرف سے اسے شائع کیا جاسکتا ہے، اس درمیان ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اور کونسل کے حالیہ سرپرست ڈاکٹر طارق صفی الرحمن مبارکپوری استاذ جامعہ محمدیہ، کشن گنج کے ایک سیمینار میں شرکت کے لئے جب ممبئی تشریف لائے تو اسلامک فقہ کونسل کی آفس میں قیام کیا اور صبح کی فلائٹ سے کشن گنج روانہ ہو گئے، کونسل کو یہ سعادت حاصل رہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ روز اول سے اس کے سرپرست تھے، آپ کونسل کے کاموں کو دیکھ کر اطمینان کا اظہار کرتے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے، اللہ کے فضل سے کونسل کا کام اب کافی آگے بڑھ چکا ہے۔

اعظم گڑھ کے شمالی سرے پر ایک عظیم اسلامی مرکز اور ادارہ الجامعہ الاسلامیہ قرطبہ کے قیام کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے، چند کمروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، تعلیمی

علم کی نشر و اشاعت کے لئے ایک مجاہدانہ زندگی گزاری، اور اسی راہ میں اپنے وطن شکر نگر ضلع بلرا میپور یوپی سے سولہ سو کلو میٹر دور مالگاؤں میں وفات ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کا اصل سرمایہ پورے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے آپ کے تلامذہ اور محبین ہیں، کلیہ عائشہ کی فارغات کی ایک بڑی تعداد دنیا بھر میں اپنی تعلیمی، دعوتی، اور گھریلو زندگی گزار رہی ہے، فارغین جامعہ کی ایک بڑی تعداد دنیا بھر میں آپ کے علم سے کسب فیض کرنے کے بعد مصروف عمل ہے۔ نعمۃ المنان مجموعہ فتاویٰ یہ وہ زاد سفر ہے جسے استفادہ کی خاطر اپنی زندگی قربان کر کے جمعیت و جماعت اور ملک و ملت اور عالم اسلام کے حوالے کر گئے ہیں، ان شاء اللہ آپ کے تلامذہ اور طالبات جمعیت و جماعت کے علماء و فضلاء ائمہ و خطباء اور زبان و قلم آپ کے علم کی نشر و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔

شیخ محترم رحمہ اللہ کا آخری فتویٰ: وفات سے چند ماہ قبل خرابی صحت کی وجہ سے آپ افتاء کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہو گئے تھے، لاک ڈاؤن میں نماز عید کی ادائیگی اور اس کی کیفیت پر متعدد اہل علم کے فتاویٰ سامنے آئے، مگر بیشتر میں کچھ تشکیکی باقی تھی، ملک بھر سے متعدد اہل علم نے رابطہ کر کے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کا فتویٰ مطلوب ہے جماعت کے بعض کبار اہل علم نے اصرار کیا کہ کسی بھی حال میں ڈاکٹر صاحب اپنا فتویٰ صادر کریں، تاکہ ہمیں عوام کی رہنمائی کرنے میں آسانی رہے، چنانچہ آپ نے اپنے فرزند شیخ احمد کو املا کرایا اور پھر مراجعہ کے بعد دستخط کی، اس طرح زندگی بھر سنت کی خدمت کی وجہ سے اللہ نے آپ کو عمر کے آخری مرحلہ میں جس فتویٰ کی توفیق دی وہ بھی سنت سے محبت کی دلیل ہے مرض الموت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت نمازی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا تھا:

الصلاة الصلاة وما ملكت ايمنكم (متفق علیہ)

نماز، نماز اور غلاموں اور لونڈیوں کا خیال رکھنا۔

اور ہمارے شیخ محترم نے بھی تحریری طور پر آخری فتویٰ نماز کے بارے میں صادر کیا، اللہ سے دعا ہے کہ شیخ محترم کی خدمات دین و احیائے سنت کی جدوجہد کو قبول فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء و صدیقین و صالحین کی رفاقت عطا فرمائے آمین چونکہ رمضان المبارک اور عید الفطر کا موسم قریب ہے اور ملک بھر میں کرونا کی تیسری لہر کے خاتمہ کے بعد چوتھی لہر کی دستک دی جا رہی ہے، لاک ڈاؤن کوئی ضروری تو نہیں ہے لیکن کچھ کہا بھی نہیں جاسکتا، اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آں رحمہ اللہ کا آخری فتویٰ قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

لاک ڈاؤن میں نماز عید:

سوال: کرونا وائرس وباء کی بنا پر مسجدوں میں پنجوقتہ نمازیں اور جمعہ کی نماز

تجزیہ و تکلیفین کے بعد جامعہ ہی میں آپ کے گھر کے باہر طالبات و معلمات اور اساتذہ کے اہل خانہ نے جنازہ کی نماز ادا کی، پھر وہاں سے جامعہ کے گیٹ تک علماء، طلباء، عمائدین و ذمہ داران و محبین نے کا ندھا دیا، بڑا رقت آمیز منظر تھا، اس لئے کہ ملک بھر میں علماء و دعاة، ائمہ و خطباء قائدین و ذمہ داران کے لئے شفقت و محبت کی آواز ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی ہے تیس سال سے زائد عرصہ تک ملک و ملت اور جمعیت و جماعت نے آپ کے علم سے استفادہ کیا، آپ کی شخصیت نے عالم اسلام میں پھیلے آپ کے شاگردوں کو سنداً اعتبار عطا کی، اس موقع پر حدیث رسول کی معنویت ذہن میں بار بار گردش کر رہی تھی کہ علماء کی موت سے دنیا سے علم رخصت ہوتا جا رہا ہے، جامعہ کے مرکزی گیٹ سے ایسوی لینس کے ذریعہ جنازہ قبرستان لایا گیا، جنازہ کی نماز آپ کے علمی جانشین شیخ احمد فضل الرحمن نے پڑھائی، باچشم نم گونا ندی کے کنارے سنگ میثور قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

۱۹۸۸ میں جب آپ مدینہ طیبہ سے تعلیم مکمل کر کے جامعہ محمدیہ منصورہ تشریف لائے تو آں رحمہ اللہ پہلے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے مبعوث تھے، پھر جب ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں وزارت الشئون الاسلامیہ قائم ہوئی تو آپ کو اس وزارت کے تحت کر دیا گیا، جب ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گئے تو سعودی قانون کے تحت ریٹائرڈ ہو گئے، ریٹائرڈ کے بعد آپ کی ملازمت میں پہلے ایک سال کے لئے تمدید ہوئی، پھر آپ کی نشاطات کو دیکھتے ہوئے مزید دو سال کی مدت کا اضافہ کر دیا گیا۔ ۴ مارچ ۲۰۲۰ء میر مرکزی جمعیت شیخ اصغر علی امام مہدی، اور الہ آباد یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر محمود مرزا کی معیت میں مجموعہ فتاویٰ کا مکمل سیٹ جب راقم نے ملحق دینی سعودی سفارت خانہ دہلی کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے شیخ بدر غانم الغزوی اور شیخ عبداللطیف الکاتب سے کہا کہ وزارت شئون اسلامیہ کے ایک داعی کی ۳۳ سالہ خدمات کا یہ ایک نچوڑ ہے، جس پر حکومت خادم الحرمین الشریفین شکر یہ کی مستحق ہے، تو انہوں نے خوب دعا و تبریک سے نوازا، آں رحمہ اللہ کی وفات کے بعد عزت مآب وزیر ڈاکٹر عبداللطیف آل الشیخ نے آپ کے ورثاء کے پاس تعزیتی پیغام بھی بھیجا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد کی مدت آپ نے جامعہ کے ملازم کی حیثیت سے گزاری، اور جامعہ نے آپ کو معقول مشاہرہ دیا، وفاداری کی اس سے بڑی مثال شاید کم اداروں میں ملے گی کہ تین دہائی قبل آپ جامعہ میں ایک استاذ کی حیثیت سے تشریف لائے، اور سارے نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے ملک و بیرون ملک کی اعلیٰ ملازمتوں کو ٹھکراتے ہوئے پوری زندگی جامعہ میں گزار دی۔ اس قسم کے مواقع پر اقبال کے اس شعر کو خوب اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

ہمیں دنیا سے کیا مطلب مدرسہ ہے وطن اپنا

میں گے ہم کتابوں پر ورق ہوگا کفن اپنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اثر میں ہے کہ وہ شہر کے امام کی طرح نماز عید پڑھتے اور تکبیرات (زوائد) کہتے تھے اور امام شہر میں دو رکعت ہی نماز عید پڑھاتا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو چار رکعت پڑھنا مروی ہے تو غالباً انہوں نے جمعہ پر قیاس کیا ہے کہ جس طرح نماز جمعہ فوت ہو جائے تو اس کی دو رکعت کے بدلے ظہر کی چار رکعت پڑھتے ہیں، اسی طرح عید کی دو رکعتوں کے بدلے چار رکعت پڑھیں گے، مگر یہ قیاس درست نہیں ہے، کیونکہ جمعہ دراصل ظہر کا بدل ہے اور جب بدل نہ ہو تو اصل کی طرف لوٹ آئیں گے، جبکہ نماز عید ظہر وغیرہ کسی رباعی نماز کا بدل نہیں ہے، اس واسطے قضاء مثل ادا ہوگی۔

(۳) گھروں میں نماز عید تکبیرات زوائد کے ساتھ پڑھیں گے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اثر کصلاة أهل المصرو تکبیر ہم کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

(۴) پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیرات زوائد کہیں گے، پھر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں گے، اس کے بعد رکوع و سجود اور التحيات و درود وغیرہ کے بعد سلام پھیر دیں گے۔

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اثر میں خطبہ عید کا تذکرہ نہیں ہے، اس واسطے اکثر و بیشتر علماء کرام جیسے سعودی عرب کے مفتی عام فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز آل شیخ، اعضاء اللجنة الدائمة للافتاء، جامعہ ازہر کے مفتیان کرام کا فتویٰ ہے کہ گھروں میں نماز عید پڑھنے کی صورت میں خطبہ نہیں ہے۔

مگر کچھ علماء کرام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اثر میں وارد کصلاة أهل المصرو تکبیر ہم سے نماز عید مع خطبہ سمجھا ہے، نیز ان کا کہنا ہے کہ قضاء علی صورتہ الاداء ہوتی ہے، اس واسطے اس میں خطبہ بھی ہوگا۔

یہ مسئلہ دراصل اجتہادی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اثر میں دونوں احتمال ہے، مگر اس کے عدم ذکر سے لگتا ہے کہ اکثر علماء کے قول کو اختیار کرنا افضل ہے، لیکن چونکہ کسی کا عدم ذکر اس کے عدم وجود پر قطعی دلالت نہیں کرتا اس واسطے اگر کوئی دوسرے قول کو اختیار کرے تو اس سے جھگڑا کرنا درست نہیں۔ معلوم رہے کہ اکیلے نماز عید پڑھنے والے کے لئے بالاتفاق خطبہ نہیں ہے، کیونکہ بغیر سامع کے خطبہ دینا بے معنی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: دکتور فضل الرحمن المدنی

الجامعہ الحمدیہ، منصورہ مالیرگاؤں

۲۷/ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ/ ہجری مطابق ۲۰/۵/۲۰۲۰

☆☆☆

باجماعت ممنوع ہے، اور لوگ یہ نمازیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھ رہے ہیں، بظاہر ایسا لگتا ہے کہ عید گاہوں اور مساجد میں نماز عید کے ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں ملے گی، ایسی صورت میں کیا:

(۱) دیگر نمازوں کی طرح نماز عید بھی گھروں میں پڑھیں گے؟

(۲) اگر گھروں میں نماز عید پڑھیں گے تو کیا دو رکعت ہی پڑھیں گے یا چار رکعت پڑھیں گے؟

(۳) گھروں میں یہ نماز تکبیرات زوائد کے ساتھ پڑھیں گے یا بغیر تکبیرات زوائد کے؟

(۴) پہلی رکعت میں کتنی تکبیرات زوائد کہیں گے؟ اور دوسری رکعت میں کتنی تکبیرات زوائد کہیں گے؟

(۵) نماز عید کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

(۶) گھروں میں نماز عید کے بعد خطبہ بھی ہے یا خطبہ نہیں ہے؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا

جواب:

(۱) کرونا وائرس کی وجہ سے جہاں عید گاہ یا مساجد میں نماز عید ادا کرنے کی اجازت نہ ملے وہاں لوگوں کو اپنے گھروں میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ اور اگر کوئی نہ ہو تو اکیلے نماز عید ادا کرنی چاہیے، اس لئے کہ نماز عید ایک اسلامی شعار اور تمام مسلمانوں کے لئے تہوار ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لكل قوم عيد وهذا عيدنا لأهل الاسلام (صحیح البخاری مع الفتح: ۴۷۴/۲) ہر قوم کے لئے عید ہے اور یہ ہم اہل اسلام کی عید ہے۔ اور صحیح البخاری مع الفتح (۴۷۳/۲) میں ہے: وأمر أنس بن مالك مولاہم ابن أبي عتبة بالزاوية فجمع أهله وبنیہ وصلى كصلاة أهل المصرو تکبیر ہم یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو مقام زاویہ میں ان کے اہل و عیال کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے ان کو جمع کیا اور پھر ان سب کو شہر کے امام کی طرح نماز عید پڑھائی اور تکبیرات کہیں۔

اور ایک روایت میں ہے: كان أنس اذا فاتته صلاة العيد مع الامام جمع أهله فصلى بهم مثل صلاة الامام في العيد (السنن للبيهقي، بحوالہ فتح الباری ۴۷۵/۲) یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جب امام کے ساتھ نماز عید فوت ہو جاتی تو وہ اپنے گھر کے لوگوں کو جمع کر کے نماز عید کے امام کی طرح نماز ادا کرتے۔

ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز عید امام کے ساتھ عید گاہ یا مسجد میں کسی بنا پر ادا کرنے کا موقع نہ ملے تو اپنے گھروں میں اہل خانہ کے ساتھ عید کی نماز ادا کریں گے۔

(۲) گھروں میں نماز عید ادا کریں گے تو بھی دو رکعت ہی پڑھیں گے جیسا کہ

اعلان داخلہ

المعهد العالی للتخصص في الدراسات الإسلامية

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا نئی دہلی میں قائم اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ادارہ
”المعهد العالی للتخصص في الدراسات الإسلامية“

میں نئے تعلیمی کلینڈر (۲۰۲۲-۲۰۲۳) کے مطابق امسال نئے سیشن کے لئے

۱۴/ مئی ۲۰۲۲ء مطابق ۱۲/ شوال المکرم ۱۴۴۳ھ بروز ہفتہ تا ۱۶/ مئی ۲۰۲۲ء

مطابق ۱۴/ شوال المکرم ۱۴۴۳ھ بروز پیر داخلہ لیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

شرائط داخلہ:

● امیدوار کسی معتبر سلفی ادارہ سے فارغ التحصیل ہو۔ ● دین کی خدمت اور دعوت کا جذبہ فراوان رکھتا ہو۔ ● آخری سال میں امتیازی نمبرات حاصل کیے ہوں۔ ● فراغت پر دو سال سے زیادہ کی مدت نہ گزری ہو۔ ● جس ادارہ سے فارغ ہو اس سے امیدوار کے حسن السیرۃ والسلوک پر کم از کم دو اساتذہ کی تصدیق ہو۔ ● اسلامی وضع قطع کا پابند ہو۔ ● ایکشن آئی کارڈ یا آدھار کارڈ یافتہ ہو۔ ● مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کسی ذیلی جمعیت کی طرف سے سفارش کی گئی ہو۔ ● تحریری و تقریری امتحان میں کامیابی کے بعد ہی داخلہ لیا جائے گا۔ داخلہ کے لیے اصل اسناد پیش کرنا ضروری ہے۔

خصوصیات:

● خوشگوار ماحول میں عمدہ تعلیم۔ ● دعوت و افتاء کی عملی مشق۔ ● مقالات و بحوث لکھنے کی تربیت۔ ● انگریزی اور کمپیوٹر کی تعلیم کا معقول بندوبست۔ ● علیحدہ کشادہ کمپیوٹر لیب۔ ● ماہر اساتذہ کی ایک ٹیم۔ ● وقتاً فوقتاً جدید موضوعات پر ماہرین کے توسیعی خطبات۔ ● ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ۔ ● بہترین رہائشی انتظامات۔ ● ڈائننگ ہال میں کھانے کا نظم۔ ● مطالعہ کے لیے لائبریری جس میں مصادر و مراجع کی کتابیں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ ● کھیل کود کے لیے وسیع میدان۔

درخواست موصول ہونے کی آخری تاریخ: ۷/ مئی ۲۰۲۲ء

اپنی درخواست مع تصدیقات و نقول اسناد درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

”المعهد العالی للتخصص في الدراسات الإسلامية“

اہل حدیث کمپلیکس، ڈی-۲۵۴، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵

فون نمبر:- 011-26946205, 23273407, موبائل: 09560841844, 9213172981

شعبہ تعلیم و تربیت:

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس بحسن و خوبی اختتام پذیر

☆ امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کا پر مغز صدارتی خطاب اور دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت، خدمت خلق، انسانی بھائی چارہ، اتحاد و اتفاق، قومی یکجہتی، پرامن تعایش باہمی اور رجوع الی اللہ کی اہمیت و ضرورت پر زور ☆ زکوٰۃ ہائوس کے قیام کی تلقین ☆ ملک و ملت اور جماعت و انسانیت سے متعلق امور و مسائل پر غور و خوض ☆ دستور اساسی کی دفعہ ۸۲ کا عدم اہل حدیث منزل کی زیر تعمیر سہ منزلہ عظیم الشان عمارت کی فینیشننگ کے لئے مقرر اراکین نے گراں قدر تعاون پیش کیے۔ ☆ کورونا کال میں اہل حدیث منزل کی تعمیر کے سلسلے میں ہوئی غیر معمولی پیش رفت پر امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی گئی۔ ☆ اہل حدیث کمپلیکس کی زیر تعمیر وسیع و عریض بلڈنگ میں ہر صوبائی جمعیت کے لیے ایک کمرہ کی تجویز ہے جسے متعلقہ صوبائی جمعیت کے صوبے سے تعمیر کرایا جائے گا ☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مالی استحکام کی غرض سے ہر صوبے میں ذوالقعدہ کا پہلا جمعہ بتاریخ ۳ جون ۲۰۲۲ چننے کے لیے خاص کیا گیا ☆ نازش کاروان سلف، چمنستان اہل حدیث کے گل سرسبداور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر جناب الحاج حافظ محمد یحییٰ بن حافظ حمید اللہ دہلوی رحمہ اللہ سمیت ملک و ملت اور جماعت کی اہم اور مقتدر شخصیات کی وفات پر اظہار تعزیت۔

۹۔ دیگر امور باجائز صدر۔

اجلاس کا آغاز حافظ محمد عبدالقیوم صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر حسب ایجنڈا اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خطاب امیر کے تحت مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے مقرر اراکین اور ذمہ داران صوبائی جمعیت کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور موجودہ حالات میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت، خدمت خلق، انسانی بھائی چارہ، اتحاد و اتفاق، قومی یکجہتی، پرامن تعایش باہمی اور رجوع الی اللہ کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ یہی ہر زمانہ میں ہمارے اسلاف کرام کا نشان امتیاز رہا ہے۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں زکوٰۃ ہائوس قائم کرنے کی بھی تلقین کی۔ بعد ازاں ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا محمد ہارون سنابلی کے ذریعہ گزشتہ اجلاس عاملہ کی رپورٹ کی خواندگی عمل میں آئی، جس کی حاضرین نے توثیق کی۔ اس کے بعد کورونا کی شکل میں پے در پے قدرتی رکاوٹوں کے باوجود اللہ رب العزت کی خصوصی توفیق و مدد سے، امیر محترم کی گراں قدر رہنمائی، مسلسل فکرمندی اور عملی جدوجہد اور مقرر اراکین و احباب کے تعاون سے

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کے زیر صدارت بتاریخ: ۹ مارچ ۲۰۲۲ء مطابق ۵ شعبان ۱۴۴۳ھ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح، بمقام اہل حدیث کمپلیکس، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے کونے کونے سے معزز اراکان مجلس عاملہ و ذمہ داران صوبائی جمعیت اہل حدیث نے شرکت کی۔ اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل تھا:

- ۱۔ خطاب امیر۔
- ۲۔ گزشتہ کارروائی کی خواندگی و توثیق۔
- ۳۔ رپورٹ ناظم عمومی۔
- ۴۔ رپورٹ ناظم مالیات۔
- ۵۔ دستور اساسی کی بعض دفعات پر نظر ثانی و توضیح۔
- ۶۔ مکتبہ کے سلسلے میں غور و خوض۔
- ۷۔ موجودہ حالات پر ایک نظر۔
- ۸۔ جمعیت کے مالی استحکام کے لیے غور و خوض۔

انجمنیں پیدا کرنے والے بیانات کو کورتج نہ دینے کی اپیل کی گئی۔ اسی طرح دہشت گردی کی مذمت اور اس کو کسی خاص کمیونٹی سے نہ جوڑنے کی اپیل، منشیات کے استعمال، جہیز، قتل جنین اور عورتوں کے استحصال کی مختلف صورتوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ علم کی اہمیت کے مد نظر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام اور جیلوں میں بند نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے اور تعمیر ملک و ملت کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

جنگ کی بجائے مذاکرات کے ذریعہ تنازعہ امور کے حل کی اپیل اور یوکرین روس جنگ پر اظہار تشویش کیا گیا۔ فلسطینی قضیہ کو جلد از جلد حل کرنے اور اسرائیل کی جارحانہ و ظالمانہ کارروائی کو لگام دینے اور فلسطینی عوام کے آئینی حقوق کو تحفظ کو یقینی بنانے کا اقوام متحدہ سے مطالبہ اور کورونا وائرس کے سبب مہلکین کے درثناء سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور فلسطینی کاز کو سعودی عرب کے ذریعہ فائدہ پہنچانے اور حمایت کرتے رہنے کی ستائش کی گئی اور اس سلسلے میں پروپیگنڈہ سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی۔ ساتھ ہی کورونا کے دور میں متاثرین کی مدد کرنے والوں کی ستائش کی گئی۔ اس حوالے سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کوششوں کو سراہا گیا۔ علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر حافظ محمد یحییٰ دہلوی رحمہ اللہ اور ملک و ملت اور جماعت کی متعدد اہم شخصیات کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور تمام مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث نے ملک و ملت اور انسانیت سے متعلق قرارداد و تجاویز کی خواندگی کی جسے مؤقر ہاؤس نے پاس کیا اور صدر اجلاس مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کی دعاؤں پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔

قرارداد کا متن :

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس عقیدہ توحید کو پوری انسانیت تک پہنچانے، اپنے مذہبی شعائر پر مضبوطی سے قائم رہنے اور دیگر عبادتوں کی پابندی کے ساتھ انجام دہی کی تلقین اور تاکید کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے سلسلے میں پیدا کردہ غلط فہمیوں اور شبہات کے ازالہ کی اپیل اور موجودہ صورت حال میں کتاب و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا وقت کی اہم اور ناگزیر ضرورت قرار دیتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بین مذاہب ڈائیلاگ کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اقوام عالم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ امن و آشتی و بقائے باہم کی ضرورت و اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس جانب توجہ دیں اور کسی بھی مسئلہ کو ذاتی مفادات کی بجائے انسانیت کی خیر خواہی کے نظریے سے دیکھیں تاکہ یہ دنیا اخوت و بھائی چارگی اور امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور روز بروز بڑھتی مشکلات سے نجات پا جائے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملی و سماجی تنظیموں،

مرکزی جمعیت کے مختلف شعبوں مثلاً شعبہ استقبالیہ، دفتری امور، شعبہ دعوت و ارشاد، شعبہ تعلیم و تربیت، شعبہ نشر و اشاعت، شعبہ تنظیم، مکتبہ ترجمان، میڈیا سیکل، شعبہ افتاء و مجلس تحقیق علمی، شعبہ احصائیات، شعبہ تعمیرات، شعبہ مالیات، شعبہ رفاہ عامہ، شعبہ قومی و ملی امور کے تحت جو سرگرمیاں انجام پاسکی ہیں ان کی مختصر رپورٹ پیش کی گئی جس پر اراکین نے خوشی و اطمینان کا اظہار کیا اور آئندہ کے منصوبوں اور عزائم سے متعلق بہت سی قیمتی رائے و مفید مشورے پیش کیے۔ اجلاس میں ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے جمعیت کے آمد و خرچ کے تفصیلی حسابات پیش کئے جس پر مؤقر اراکین نے اعتماد و اطمینان کا اظہار کیا۔

اجلاس میں جماعتی و تنظیمی نوعیت کے کئی اہم امور زیر غور آئے اور اتفاق رائے سے کئی فیصلے کئے گئے۔ جس میں ٹہملہ دیگر امور کے دستور کی دفعہ ۸۲، جس میں کہا گیا ہے کہ ”مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی امیر، ناظم اور ناظم مالیات دو میقات کے بعد اگلے دو میقات تک اس عہدہ کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔“ کو کالعدم قرار دیا گیا۔ مؤقر ہاؤس نے کورونا کال میں دہلی کے جامع مسجد علاقے میں واقع مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مرکزی دفتر اہل حدیث منزل کی تعمیر کے سلسلے میں ہوئی غیر معمولی پیش رفت پر امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اور اس کی فینیشنگ کے لئے گراں قدر تعاون کا وعدہ کیا۔ جبکہ بعض اراکین نے فوری نقد عطیہ پیش کیا۔ اسی طرح جامعہ نگر اوکھلا میں واقع اہل حدیث کمپلیکس کی زیر تعمیر وسیع و عریض بلڈنگ میں ہر صوبائی جمعیت کے لئے ایک ایک کمرے الاٹ کئے جانے کی تجویز پاس ہوئی۔ جسے متعلقہ صوبائی جمعیت کے صرفے سے تعمیر کرایا جائے گا۔ مؤقر ہاؤس نے رواں سال ماہ رمضان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تعاون کے سلسلے میں بطور خاص احباب و محسنین کی توجہ مبذول کرنے پر زور دیا۔ نیز طے پایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مالی استحکام کی غرض سے آئندہ ماہ ذوالقعدہ ۱۴۴۳ھ کے پہلے جمعہ یعنی ۳ جون ۲۰۲۲ کو ہر صوبے کی مساجد میں چندے کا اعلان و اہتمام ہوگا۔ اجلاس میں ملی، جماعتی و ملکی اور عالمی اہم امور و مسائل کے سلسلے میں قراردادیں اور تجاویز پیش کی گئیں جنہیں ارکان عاملہ نے با اتفاق رائے منظور کیا۔ مجلس عاملہ کی قراردادوں میں عقیدہ توحید کو پوری انسانیت تک پہنچانے اور اپنے مذہبی شعائر پر مضبوطی سے قائم رہنے اور بین مذاہب مذاکرات کی ضرورت اور ملی تنظیموں کے ذمہ داران و علماء سے ملی مسائل میں آپسی تعاون اور صلاح و مشورہ پر زور دیا گیا۔ قرارداد میں بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی اور عدم تحفظ کو ملک کے سنگین مسائل قرار دیتے ہوئے ان کے سدباب کی پر زور اپیل کی گئی۔ علاوہ ازیں قومی یکجہتی، باہمی تعاون کو ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم رول قرار دیتے ہوئے میڈیا سے غلط فہمی اور

کا یہ اجلاس قوم و ملت کے صاحب ثروت و خوشحال لوگوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے معیاری اداروں کے قیام کو یقینی بنائیں جہاں مذہبی تشخص کو باقی رکھتے ہوئے بغیر کسی رکاوٹ کے ہماری تعلیمی ضرورت پوری ہو سکے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کی مختلف جیلوں میں محبوس مسلم نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے نوجوانوں کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے معاوضہ دیں جو فاضل عدالتوں سے برسوں بعد باعزت بری ہوئے ہیں، ساتھ ہی ایسے لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے جو ان بے قصور نوجوانوں اور ان کے بچوں کے مستقبل کو تارک بنانے کا سبب بن رہے ہیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کے اس اجلاس کا ماننا ہے کہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں۔ فریقین کو مذاکرات کے ذریعہ تنازعہ امور کو حل کر لینا چاہیے کیونکہ دنیا ماضی میں ہونے والی جنگوں کا خطرناک انجام دیکھ چکی ہے اور گلوبلائزیشن کے دور میں جنگ سے فریقین ہی نہیں پوری دنیا متاثر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ اجلاس اپنے اس موقف کا اعادہ کرتا ہے کہ خارجی امور میں جمعیت کا وہی موقف ہے جو حکومت ہند کا ہے۔ یہ اجلاس روس یوکرین جنگ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے حل کے لیے پرامید ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس قضیہ فلسطین کو جلد از جلد حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فلسطین میں اسرائیل کی جارحانہ اور ظالمانہ کارروائی کو لگام دے اور فلسطینی عوام کے آئینی حقوق کو محفوظ کو یقینی بنانے کے لئے اپنے اختیارات کا استعمال کرے۔ سعودی عرب کے ذریعے فلسطینیوں کی بجا حمایت و تعاون نیز پوری دنیا میں اس کے دیگر انسانی ورفاہی اور فلاحی کاموں کی ستائش کی گئی اور اس سلسلے میں کسی طرح کے غلط پروپیگنڈے سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی۔

☆ عالمی وبا کو رونا وائرس سے اب تک لاکھوں لوگ جان گنوا چکے ہیں اور کروڑوں لوگوں کے کاروبار اور زندگی کے دیگر شعبے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ یہ اجلاس مہلکین کے درثناء سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے عوام و خواص کو اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کی تلقین اور ایک دوسرے کی بھرپور مدد و تعاون کی اپیل کرتا ہے، علاوہ ازیں کو رونا مہماری کے دور میں جن لوگوں نے متاثرین اور ضرورت مندوں کی کسی بھی طرح مدد کی ان کی ستائش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری انسانیت خصوصاً وطن عزیز ہندوستان کو مہماری سے محفوظ رکھے اور اس دوران ہونے والے نقصانات کی تلافی فرمائے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس نازش کاروان

جماعتوں، علماء کرام اور اداروں کے ذمہ داران سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر بے بنیاد الزام تراشی سے گریز کریں اور اہم ملی و جماعتی امور کے حل میں باہمی صلاح و مشورہ اور آپسی تعاون سے کام لیں نیز متفقہ رائے بنانے کی کوشش کریں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کے اجلاس کا احساس ہے کہ بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی اور عدم تحفظ ملک کے سنگین مسائل ہیں ان کو حل کئے بغیر ملک کی ترقی ممکن نہیں۔ یہ اجلاس حکومتوں اور تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مذکورہ مسائل کے حل کے لئے موثر کردار ادا کریں اور انتخابات میں کسی کے مذہب اور ذات پات کو انتخابی مدعا نہ بنا کر ترقیاتی امور کو مدعا بنائیں۔

☆ آپسی بھائی چارہ، قومی یکجہتی، باہمی تعاون و ہمدردی ہماری شناخت ہے جس نے ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم رول ادا کیا ہے لیکن کچھ لوگ اپنے بے بنیاد بیانات اور غلط ڈھنگ سے تاریخ سازی کر کے ملک کی اس شناخت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ ایسے میں مجلس عاملہ کا یہ اجلاس پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے بیانات اور تقریروں کو کورتج نہ دیں جو ملک کی بدنامی اور سماج میں ذہنی الجھن پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہوں۔ میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے اس لئے موجودہ حالات کے پیش نظر اس کو اپنی ذمہ داری ایماندارانہ طریقہ سے نبھانی چاہیے اور اس کی رپورٹنگ مبنی برحقیقت ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کا اعتبار اس پر قائم رہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک اور دنیا کے دیگر حصوں میں ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کی مذمت کرتا ہے۔ عاملہ کا ماننا ہے کہ دہشت گردانہ واقعہ اور کسی کے انفرادی جرم اور گناہ کو کسی خاص کمیونٹی اور مذہب کی طرف منسوب کرنے سے دوسرے کے مذہب اور اس کے ماننے والوں کی شبیہ خراب ہوتی ہے، یہ کسی بھی طور سے درست نہیں کیونکہ دنیا کا کوئی مذہب اور فرقہ دہشت گردی اور کسی کے انفرادی جرم کی حمایت نہیں کرتا۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس منشیات کے استعمال، جہیز کی لعنت، فحاشی و اباحت پسندی، قتل جنین اور عورتوں کے استحصال کی مختلف صورتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومتوں اور عوام سے اپیل کرتا ہے کہ صنف نازک کو ہر طرح سے تحفظ فراہم کیا جائے اور ایسے لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے جو اسے لباس کی آڑ میں خوف زدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

☆ تعلیم کی اہمیت و افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے اور اسے ایک ناگزیر ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے لہذا ایسے اعلیٰ تعلیمی اداروں کا قیام بے حد ضروری ہے جہاں پر بچے اپنی تہذیبی شناخت کو باقی رکھتے ہوئے آزادانہ طور پر تعلیم حاصل کر سکیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ

سلف، چمنستان اہل حدیث کے گل سرسبد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر جناب الحاج حافظ محمد یحییٰ بن حافظ حمید اللہ دہلوی، مظفر پور بہار کے ممتاز عالم دین و سابق مدرس دارالعلوم احمدیہ سلفیہ، درجہ نگار حافظ اسلم سلفی و مدنی، استاذ الاساتذہ، مفتی شکر نگر، یوپی جناب حافظ وقاری عطاء الرحمن سلفی، شہری و ضلعی جمعیت اہل حدیث ناگپور کے نائب امیر مولانا محمد توصیف صاحب کی والدہ ماجدہ، مولانا فضل الرحمن محمدی، مالیکوں، مؤسس جامعہ اسلامیہ دریا یاد ڈاکٹر عبدالباری فتح اللہ مدنی کے بھائی ڈاکٹر محمود الحسن، جامعہ محمدیہ منصورہ مالیکوں کے عربی ادب کے استاد مولانا علاء الدین ندوی، سابق امیر شہری جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرا آباد مولانا نعیم الرحمن، ضلعی جمعیت اہل حدیث کرنول کے امیر مولانا عبدالملک عمری، مدرسہ فیض العلوم، سیونی کے پرنسپل معروف عالم دین مولانا عبدالودود مدنی صاحب کے والد ماجد، ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری رحمہ اللہ سابق شیخ الجامعہ جامعہ سلفیہ بنارس کے چچیرے سر، مولانا جرجیس سراجی اثاوی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی کی ساس محترمہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے سابق ناظم اعلیٰ مولانا حافظ عبدالغنی عمری صاحب کے سر جناب عبدالقیوم، امیر محترم کے عمہ زاد بھائی جناب مولوی ہارون رشید، مولانا موسیٰ ملیباری، جناب حبیب اللہ بھائی بابونہ نریاد گجرات، مولانا ذکی احمد مدنی، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال کی والدہ ماجدہ، معروف خطاط کاتب عبدالرحمن بستوی، صوبائی جمعیت اہل حدیث گجرات کے سابق نائب امیر مولانا عبدالکریم پرمار، مشہور تاجر جناب عزیز الرحمن مرشد آبادی شم دہلوی، جامعہ ریاض العلوم دہلی کے سابق شیخ الجامعہ مولانا عبدالنواب مدنی صاحب حفظہ اللہ کے داماد ڈاکٹر عبدالمنغیث، ماہنامہ نوائے اسلام دہلی کے معاون مدیر مولانا افضل حسین ندوی صاحب کے چھوٹے بھائی جناب اکمل حسین، جامعہ اتحاد ملت اٹوا بازار سدھارتھ نگر کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر رضی الدین خان، شہری و ضلعی جمعیت اہل حدیث ناگپور کے سابق ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالکریم، مولانا محمد علی مدنی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار اور نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے بڑے بھائی جناب شمس الہدیٰ بلیرام پور مغربی چمپارن بہار، صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش کے سابق نائب امیر جناب عبدالوہاب سلفی، جامعہ محمدیہ، کھیدو پورہ منو ناتھ بھجن، یوپی کے معروف استاذ جناب مولانا شاہد کلیم سلفی، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق موقر و نامور استاذ مولانا حنیف مدنی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، اسلاک فقہ کونسل آف انڈیا ممبئی کے جنرل سکریٹری معروف عالم دین مولانا انصار زبیر محمدی اعظمی صاحب کی والدہ ماجدہ، المعہد العالی التخصص فی الدرر اسات الاسلامیہ، اوکھلائی دہلی کے استاذ مولانا عزیز احمد مدنی صاحب کے بیٹے بھائی محمد حدیث، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا نوشاد احمد سلفی کے خسر محترم جناب محمد بھلسی، مولانا

محفوظ الرحمن سلفی صاحب مقیم ممبرہ ممبئی کے والد محترم جناب حاجی محی الدین، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق کارکن مدرسہ منظر العلوم پرسا، مغربی چمپارن بہار کے استاذ ڈاکٹر محمد رفیع اللہ تہمی کے بڑے بھائی جناب شفیع اللہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم معروف دانشور و ادیب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی صاحب کی زوجہ محترمہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو کے سابق ناظم معروف عالم دین ڈاکٹر آر کے نور محمد مدنی، جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیکوں کے استاذ ڈاکٹر فضل الرحمن دین محمد مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا محمد احمد سلفی کے تایا محمد خالد، سماجی کارکن جناب ذوالفقار انور صاحب کے والد محترم جناب حاجی صلاح الدین، مدرسہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلہ آرہ کے ناظم اعلیٰ جناب انور آروی صاحب کی والدہ ماجدہ، ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد الجبار فریوئی صاحب حفظہ اللہ سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے بڑے بھائی جناب اشفاق خان کی اہلیہ، کلیۃ التریبۃ السلفیہ للبنات مدھوپور ضلع دیوگرہ جھارکھنڈ کے استاذ فضیلۃ الشیخ عبدالمقیم مدنی، جامعہ اصلاحیہ پٹنہ کے استاذ ڈاکٹر عبدالمتین اشرف عمری مدنی، سابق پرنسپل جامعہ دارالسلام عمر آباد مولانا اسلم شاد عمری، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری بھائی جمیل احمد میرٹھی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری جناب نظام الدین قریشی، منو کے حاجی ریاض احمد چودھری، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے خازن اسرائیل خان، صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے نائب امیر مولانا عبدالرؤف عالیاوی صاحب کے والد گرامی جناب الحاج محمد الیاس، سابق نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو و پانڈیچری جناب مولانا رؤف عمری، مولانا شیر خان جمیل احمد عمری صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی والدہ ماجدہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے نائب امیر، ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر کے امیر مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب کی اہلیہ محترمہ، جموں و کشمیر کے معروف عالم دین مولانا محمد اسحاق بابا مدنی صاحب کے والد گرامی محمد حسن بابا صاحب، جناب عبدالحفیظ رانڈ صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان کے چھوٹے بھائی جناب عبداللطیف، میوات ہریانہ کی معروف قانونی و سماجی شخصیت، سیشن جج (A.D.J.) قاضی بشیر الدین بن عبدالرشید عرف بڑے جج صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری جناب بھائی جمال ابراہیم عرف رضوان صاحب، منو کے حاجی ریاض احمد چودھری، بنارس کے معروف تاجر اور سماجی شخصیت الحاج حکمت علی سردار، مدینپورہ بنارس کے تاجر برادران الحاج محمد صالح، الحاج محمد شعیب اور الحاج محمد سلیم صاحبان کے والد گرامی الحاج محمد حسین بن عبدالحکیم، بجز بیہ بنارس کے الحاج ابو حامد بن محمد ادریس سوناوالے اور ان کی اہلیہ محترمہ، بھدوہی کے معروف تاجر الحاج نعیم اللہ انصاری مرحوم کے تین داماد، مولانا احسن جمیل مدنی صاحب کی خوش دامن، جامعہ سلفیہ

نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر کے امیر معروف عالم دین مولانا محمد اسلم جامعی، جامعہ سراج العلوم السلفیہ کے وکیل الجامعہ مولانا عبدالمنان سلفی، رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور مشہور سماجی شخصیت جناب عبدالوہاب، سیما نچل بہار کے بزرگ عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا محمد سعید ندوی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوریٰ اور ہریانہ کے معروف معالج جناب حکیم اجمل خاں، مرکزی جمعیت کے سابق نائب امیر مولانا عبدالحی اصلاحی، ہریانہ کے معروف داعی حافظ شمس الدین، سیما نچل بہار کے بزرگ عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا عبدالرشید سلفی، صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے سابق ناظم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوریٰ جناب محمد شعیب انصاری، معروف دینی، تعلیمی و سماجی شخصیت پروفیسر شائہ نواز نعیمی، استاذ گرامی مولانا عبد اللہ فیضی، جامعہ اثریہ دارالحدیث منو کے سابق شیخ الحدیث مولانا عزیز الحق عمری، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق صدر ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری کی اہلیہ، آندھرا پردیش کے سابق امیر معروف عالم دین مولانا صفی احمد مدنی، معروف عالم دین و محقق پروفیسر ڈاکٹر صغیر احمد مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ہندی آرگن ماہنامہ ”اصلاح سماج“ کے ایڈیٹر ایڈووکیٹ احسان الحق، معروف ملی و سماجی شخصیت ایڈووکیٹ احمد خان، بزرگ عالم دین مولانا عبدالرحمن ریاضی، جنرل سکرٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و امیر امارت شرعیہ بہار و جھارکھنڈ و اڑیسہ مولانا سید ولی رحمانی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوریٰ معروف صاحب قلم فاروق اعظمی، اردو و ہندی کے معروف صاحب قلم مولانا خالد حنیف صدیقی، معروف عالم دین مولانا وحید الدین خان، دہلی کی معروف ملی و سماجی شخصیت حاجی میاں فیاض الدین، جماعت اسلامی ہند کے سابق نائب امیر نصرت علی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوریٰ معروف عالم دین مولانا نواب احمد سلفی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوریٰ مولانا شمیم احمد سلفی ویشالوی، دارالعلوم دیوبند کے قائم مقام ہتھم قاری سید محمد عثمان منصور پوری، معروف عالم دین مولانا عبدالمتین سلفی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق شیخ الجامعہ معروف عالم دین مولانا نعیم الدین مدنی، معروف عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا نیاز احمد فیضی، معروف عالم دین و محقق پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی حامد الازہری، جامعہ اثریہ دارالحدیث منو کے سابق شیخ الجامعہ و شیخ الحدیث، معروف عالم دین اور نامور خطیب استاذ الاساتذہ مولانا عبداللکھو راشی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کی خدمات اور اعمال صالحہ کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان اور اعزہ واقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جماعت و جمعیت اور قوم و ملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین

بنارس کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ سعود سلفی صاحب کے خسر جناب عزیز الرحمن عبدالقیوم، بھدوہی کے معروف تاجر جناب نسیم احمد صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کی والدہ محترمہ، ضلعی جمعیت اہل حدیث شمالی بنارس کے امیر جناب الحاج عبدالحکیم، استاذ الاساتذہ مولانا محفوظ الرحمن فیضی صاحب سابق شیخ الجامعہ فیض عام منو کے داماد عزیزم شمیم احمد کیرانہ، بنارس بچر ڈیپہ کے الحاج محمد یعقوب، مولانا محمد رحمانی صاحب صدر ابوالکلام آزاد اسلامک اوپیننگ سنٹر، نئی دہلی کے خسر محترم جناب ڈاکٹر عبدالباری خان، جھارکھنڈ کے بزرگ عالم دین مولانا زکریا فیضی پرتاپ گڑھی، جامعہ رحمانیہ کٹیہار، بہار کے صدر کے والد جناب فیض الدین، استاذ الاساتذہ قاری عبدالحمید رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ اور مولانا کلیم اللہ سلفی صاحب کی والدہ ماجدہ، مولانا شفیق اللہ مدنی صاحب کے والد گرامی جناب الحاج عبدالحکیم، ڈاکٹر محمد شیت ادریس تیمی صاحب کارکن و میڈیا کوآرڈینیٹر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے والد گرامی جناب محمد ادریس اور خوش دامن، رئیس مدین پورہ بنارس، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے محسن الحاج محمد اظہار بن عبدالعظیم، انڈومان نیکو باری معروف تعلیمی و سماجی شخصیت جناب اے پی محمد، بنارس کے الحاج عبدالرحمان بن عبدالحکیم، معروف عالم دین مولانا منظر احسن سلفی صاحب (فاروق برادر) کے والد گرامی امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث درجننگہ معروف عالم دین مولانا ابوبکر سلفی اور والدہ ماجدہ، جناب اسرار احمد بلبلہ، سابق نیجر ملکتہ ترجمان جناب شریف قریشی محلہ نیاریان دہلی، مولانا قمر سبحانی صاحب کے جواں سال اور ہونہار صاحبزادے ڈاکٹر فیصل سبحانی، جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ بھونڈی کے آفس سکرٹری جناب محمد یسین معین الدین مروکر، شیخ حافظ محمد الیاس عبد القادر امام مسجد ابن باز سعودی عرب، معروف عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا قاری نثار احمد فیضی، جامعہ امام ابن تیمیہ کے مؤسس و رئیس مفسر قرآن ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، خادم حدیث و قرآن استاذ الاساتذہ ڈاکٹر پروفیسر محمد ضیاء الرحمن اعظمی، جماعت اسلامی ہند کے سابق امیر مولانا سراج الحسن، جنوبی ہند کی معروف علمی و ادبی شخصیت مولانا یوسف جمیل جامعی، پرانی دہلی کے معروف خانوادے کے چشم و چراغ الحاج شیخ عبدالرب صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال کے سابق امیر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر، استاذ الاساتذہ مولانا شیخ حافظ عین الباری عالیادوی، استاذ الاساتذہ قاری محمد عباس اختر، جناب ظہیر احمد خان میرٹھی، معروف عالم دین مولانا محمد رفیق قاسمی، مولانا عبدالجبار ضعیف سلفی، دہلی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر ولی اختر ندوی، ڈاکٹر عبدالظاہر، معروف معالج حکیم عبدالرحمان سلفی، جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج کے ناظم معروف معالج و مقتدر شخصیت ڈاکٹر عبدالباری، عالم ربانی عظیم علمی شخصیت حافظ صلاح الدین یوسف، جامعہ سلفیہ بنارس کے استاذ معروف عالم دین مولانا مفتی علی حسین سلفی، معروف عالم دین و خطیب مولانا محمد مقیم فیضی سابق

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ کا چاند نظر نہیں آیا

دہلی: ۳۰ مارچ ۲۰۲۲ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۲۹ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۲۲ء بروز جمعرات بمقام اہل حدیث منزل، جامع مسجد دہلی مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی کی ایک اہم مینٹنگ منعقد ہوئی اور رویت ہلال ماہ شعبان کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں اور ملی تنظیموں سے بذریعہ فون رابطہ کیے گئے مگر کسی بھی صوبہ سے رویت ہلال کی مصدقہ و مستند خبر موصول نہ ہوئی۔ بنا بریں مرکزی اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا کہ کل مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۲۲ء بروز جمعہ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ کی تیسویں تاریخ ہوگی اور ہفتہ کو شعبان کی پہلی تاریخ ہوگی۔ ان شاء اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس اختتام پذیر
ملک و ملت اور جماعت و انسانیت سے متعلق امور و مسائل پر
غور و خوض اور زکوٰۃ ہاؤس کے قیام کی تلقین

نئی دہلی، ۹ مارچ ۲۰۲۲ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس آج بتاریخ ۹ مارچ ۲۰۲۲ء بوقت دس بجے صبح اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں زیر صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے کونے کونے سے معزز ارکان مجلس عاملہ و ذمہ داران صوبائی جمعیات اہل حدیث نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا صدارتی خطاب ہوا۔ جس میں آپ نے موقر اراکین اور ذمہ داران صوبائی جمعیات کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور موجودہ حالات میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت، خدمت خلق، انسانی بھائی چارہ، اتحاد و اتفاق، قومی یکجہتی، پر امن تعالیش باہمی اور رجوع الی اللہ کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ یہی ہر زمانہ میں ہمارے اسلاف کرام کا نشان امتیاز رہا ہے۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں زکوٰۃ ہاؤس قائم کرنے کی بھی تلقین کی۔ بعد ازاں ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا محمد ہارون سنابلی کے ذریعہ گزشتہ اجلاس عاملہ کی رپورٹ کی خواندگی عمل میں آئی، جس کی

حاضرین نے توثیق کی۔ اس کے بعد مرکزی جمعیت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی جس پر اراکین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بہت سی قیمتی رائے و مفید مشورے پیش کیے۔ اجلاس میں ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے جمعیت کے آمد و خرچ کے تفصیلی حسابات پیش کئے جس پر موقر اراکین نے اعتماد و اطمینان کا اظہار کیا۔

اجلاس میں ملی، جماعتی و ملکی اور عالمی اہم امور و مسائل کے سلسلے میں قراردادیں اور تجاویز پیش کی گئیں جنہیں ارکان عاملہ نے با اتفاق رائے منظور کیا۔ مجلس عاملہ کی قراردادوں میں عقیدہ توحید کو پوری انسانیت تک پہنچانے اور اپنے مذہبی شعائر پر مضبوطی سے قائم رہنے اور بین مذاہب مذاکرات کی ضرورت اور ملی تنظیموں کے ذمہ داران و علماء سے ملی مسائل میں آپسی تعاون اور صلاح و مشورہ پر زور دیا گیا۔ قرارداد میں بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی اور عدم تحفظ کو ملک کے سنگین مسائل قرار دیتے ہوئے ان کے سدباب کی پر زور اپیل کی گئی۔ علاوہ ازیں قومی یکجہتی، باہمی تعاون کو ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم رول قرار دیتے ہوئے میڈیا سے غلط فہمی اور الجھنیں پیدا کرنے والے بیانات کو کورج نہ دینے کی اپیل کی گئی۔ اسی طرح دہشت گردی کی مذمت اور اس کو کسی خاص کمیونٹی سے نہ جوڑنے کی اپیل، منشیات کے استعمال، جہیز، قتل جنین اور عورتوں کے استحصال کی مختلف صورتوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ علم کی اہمیت کے مدنظر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام اور جیلوں میں بندوں کو جوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے اور تعمیر ملک و ملت کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

جنگ کی بجائے مذاکرات کے ذریعے تنازعہ امور کے حل کی اپیل اور یوکرین روس جنگ پر اظہار تشویش کیا گیا۔ فلسطینی قضیہ کو جلد از جلد حل کرنے اور اسرائیل کی جارحانہ و ظالمانہ کارروائی کو لگام دینے اور فلسطینی عوام کے آئینی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کا اقوام متحدہ سے مطالبہ اور کورونا وائرس کے سبب مہلکین کے وراثہ سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور فلسطینی کاز کو سعودی عرب کے ذریعہ فائدہ پہنچانے اور حمایت کرتے رہنے کی ستائش کی گئی اور اس سلسلے میں پروپیگنڈہ سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی۔ ساتھ ہی کورونا کے دور میں متاثرین کی مدد کرنے والوں کی ستائش کی گئی۔ اس حوالے سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کوششوں کو سراہا گیا۔ علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر حافظ محمد یحییٰ دہلوی رحمہ اللہ اور ملک و ملت اور جماعت کی اہم شخصیات کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور تمام مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

☆☆☆

اہل حدیث منزل کی تعمیر و تکمیل کے لیے

محترم و غیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پرزور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے : (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ و روغن کا سامان یا قیمت مہیا کر کے تعاون فرمائیں اور مال و اولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)

RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292

رمضان المبارک کے موقع پر اپنے صدقات و خیرات کا ایک حصہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

کو دینا نہ بھولیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ہندوستان میں اہل حدیثوں کا نمائندہ پلیٹ فارم ہے، جو اپنے اہداف و مقاصد کی روشنی میں منصوبوں اور عزم کی تکمیل میں کوشاں ہے۔ اس کی دعوتی و تبلیغی، تعلیمی و تربیتی، علمی و تحقیقی، تحریری و صحافتی اور رفاہی و سماجی خدمات کا ایک طویل سلسلہ جاری ہے۔ سیمیناروں، کانفرنسوں اور مسابقوں کا انعقاد، مختلف زبانوں میں جرائد و رسائل کی طباعت، تفسیر، حدیث نیز اہم ترین دینی و تربیتی اور نصابی کتابوں کی اشاعت کا کام پابندی سے ہو رہا ہے۔ اہل حدیث کمپلیکس اوکھلائی دہلی کے عظیم تعمیراتی پروجیکٹ کی دوسری منزل اور اہل حدیث منزل واقع علاقہ جامع مسجد دہلی کی چوتھی منزل کی تسقیف (چھت کی ڈھلائی) کا کام ہوا چاہتا ہے۔ جن کی وجہ سے جمعیت کے مصارف بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اہل خیر حضرات اور محسنین و مخلصین کے تعاون سے ہی انجام پارہے ہیں۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں، پھر اپنے محسنین و مخلصین کے بھی، جنہوں نے کسی نہ کسی ناچہ سے مرکزی جمعیت کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیا ہے اور اس کے منصوبوں کی تکمیل میں آج بھی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ماہ صیام کی آمد آمد ہے۔ اس مبارک موقع پر تمام اہل خیر محسنین و مخلصین سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ مرکزی جمعیت کے تمام شعبوں کی فعالیت کو برقرار رکھنے اور تعمیراتی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے جمعیت کے ذمہ داروں اور کارکنوں کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اگر ان میں سے کوئی آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکے تو اپنا تعاون براہ کرم مرکزی جمعیت کے دفتر کو ارسال فرمائیں۔ اللہ آپ کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ڈرافٹ یا چیک صرف "Markazi Jamiat Ahl-e-Hadees Hind" کے نام سے ہی بنائیں۔

A/c No.629201058685 (ICICI Bank) Chandni Chowk Branch
(RTGS/NEFT/IFSC CODE ICIC0006292)

منجانب: اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند